ان من البیان لسحراً

شائقینِ نظامت کیلئے نئے اسلوب میں نظامت کا ایک حسین و دلآویز گلدستہ

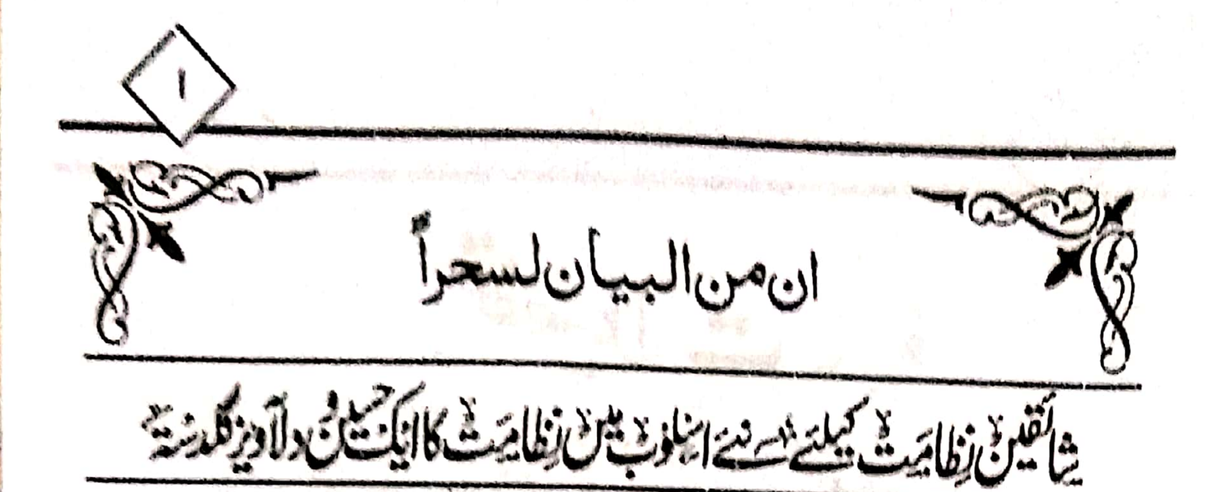
شاہکارِ نظامت

بقلم

(مولانا و مفتی) محمد مبارک کریم مظاہری

دفتر شعبہ نشر و اشاعت

الجامعۃ الشعیب للتخصصات مکیش نگر شاہدرہ دہلی



شاہکار نظامت

{ نظر ثانی }

ادیب باکمال شارح معانی الآثار حضرت الاستاذ مولانا و مفتی رضوان صاحب قاسمی

زاد اللہ شرفاً و تعظیماً سابق معین مدرس دار العلوم دیوبند

مؤلف

مولانا مفتی محمد تبارک کریم مظاہری

Contact No. : 08006247630

تفصیلات

نام کتاب ---------- شاہکار نظامت

مؤلف ---------- محمد تبارک کریم مظاہری ارریاوی

تعداد صفحات ---------- ۱۰۴

طباعت اول ---------- ۱۴۳۶ھ -- ۲۰۱۵ء

طباعت ثانیہ ---------- ۱۴۳۷ھ -- ۲۰۱۶ء

تعداد ---------- ۱۱۰۰

تصحیح ونظر ثانی ---------- حضرت مولانا ومفتی رضوان صاحب قاسمی

معاون ---------- مولانا وجاہت کریم، ومولانا سعادت کریم

کمپوزنگ ---------- الفضل کمپیوٹر سہارنپور

قیمت ----------

﴿ناشر﴾

دفتر شعبۂ نشر واشاعت

جامعة الشعيب للتخصصات دهلي

ملنے کے پتے

دیوبند سہارنپور اور دہلی کے مشہور ومعروف کتب خانوں پر دستیاب ہے۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	انتساب	۸
۲	دعائیہ کلمات	۱۰
۳	تأثرات وزاویہ نظر	۱۱
۴	سخنہائے گفتنی	۱۴
۵	پروگرام کس طرح تیار کریں	۱۶
۶	تحریک صدارت وتائید صدارت	۱۸
۷	باب اول نظامت برائے افتتاحی پروگرام	۱۹
۸	باب دوم نظامت برائے اختتامی پروگرام	۲۲
۹	تمہیدی کلمات	۲۳
۱۰	دعوت برائے انتخاب عہدۂ صدارت	۲۵
۱۱	دعوت تائید صدارت	۲۶
۱۲	دعوت تلاوت	۲۶
☆	بعد قرأت	۲۸
۱۳	دعوت نعت	۲۹
۱۴	بعد نعت دعوت خطابت	۳۱
۱۵	تبصرہ توحید	۳۲

۱۶ تبصرہ سیرت النبیؐ کا اخلاقی پہلو ۳۲

۱۷ تبصرہ عظمت صحابہؓ ۳۳

۱۸ تبصرہ عظمت قرآن ۳۴

۱۹ مدارس اسلامیہ کی اہمیت وافادیت ۳۵

۲۰ حیاء و پردہ ۳۶

۲۱ رسول اللہ بحیثیت معلم ۳۷

۲۲ صحابہ کرام شغف قرآن ۳۸

۲۳ طالبعلم کی فضیلت ۳۹

۲۴ قوم کو خطاب ۴۰

۲۵ جنگ آزادی ۴۱

۲۶ دارالعلوم نے دنیا کو کیا دیا؟ ۴۲

۲۷ حضور اکرمؐ اغیار کی نظر میں ۴۳

۲۸ تبصرہ کے سلسلے میں ۴۴

۲۹ دعوت برائے عربی تقریر (عربی) ۴۴

۳۰ دعوت برائے فارسی تقریر ۴۵

۳۱ دعوت برائے انگریزی تقریر ۴۶

۳۲ دعوت برائے محادثہ ۴۷

۳۳ دعوت برائے مکالمہ ۴۸

۳۴ دعوت برائے ترانہ ۴۹

۳۵ دعوت برائے سپاس نامہ ۵۰

۳۶ دعوت برائے نعت اول ۵۰

☆ بعد نعت ۵۱

۳۷ دعوت برائے نعت ثانی ۵۲

☆ بعد نعت ۵۳

۳۸ دعوت برائے نعت ثالث ۵۳

☆ بعد نعت ۵۴

۳۹ دعوت برائے نعت رابع ۵۴

☆ بعد نعت ۵۵

۴۰ دعوت برائے نعت خامس ۵۶

☆ بعد نعت ۵۶

۴۱ دعوت برائے نعت سادس ۵۷

☆ بعد نعت ۵۸

۴۲ باب سوم نظامت برائے عمومی جلسہ و کانفرنس ۵۹

۴۳ تمہید ۶۰

۴۴ دعوت برائے تلاوت ۶۱

۴۵ بعد قرات ۶۳

☆ بعد نعت ۶۴

۴۶ دعوت برائے نعت ۶۶

۴۷ دعوت برائے خطابت ۶۶

۴۸ دعوت برائے تقریر ثانی ۶۸

☆ تبصرہ بعد خطابت ۶۹

۴۹ دعوت برائے تقریر ثالث ۶۹
☆ تبصرہ بعد خطابت ۷۰
۵۰ دعوت برائے تقریر رابع ۷۱
☆ تبصرہ بعد خطابت ۷۱
۵۱ دعوت برائے تقریر خامس ۷۲
☆ تبصرہ بعد خطابت ۷۳
۵۲ دعوت برائے تقریر سادس ۷۴
☆ تبصرہ بعد خطابت ۷۵
۵۳ دعوت خطابت برائے مہمان خصوصی ۷۵
۵۴ دعوت خطابت برائے صدر اجلاس ۷۶
۵۵ خطبۂ استقبالیہ ۷۸
۵۶ باب چہارم پسندیدہ اشعار ۸۳
۵۷ دعوت نعت ونظم کے واسطے اشعار ۸۴
۵۸ نعت ونظم کے بعد تعریف کیلئے اشعار ۹۰
۵۹ دعوت خطابت کے واسطے اشعار ۹۲
۶۰ بعد خطابت تعریف کیلئے اشعار ۹۵
۶۱ نعت خواں کے کسی شعر کو مکرر پڑھوانے کیلئے اشعار ۹۷
۶۲ درمیان میں جانے والوں کو روکنے کیلئے اشعار ۹۷
۶۳ اختتام جلسہ پر اظہار تشکر کیلئے اشعار ۹۸
۶۴ متفرق اشعار دوران نظامت استعمال کیلئے ۹۹


بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

میرے مشفق ومربی والد محترم جناب حضرت مولانا شعیب اختر صاحب قاسمی دامت ظلکم کے نام جن کی بے پایاں شفقت ومحبت اور خصوصی توجہات وعنایات سے اس لائق بنا۔

نیز سایۂ عاطفت وراحت بخشنے والی ماں کے نام جن کی محبت بھری گود وشفقت کے آنچل کی برکت اور مقبول دعاؤں نے اس لائق بنایا۔

نیز مرحوم ومغفور دادا محترم جناب منشی جمیل الدین صاحب کے نام کہ جن کی دعائے نیم شبی وآہ سحر گاہی کا وافر حصہ ہمارے والدین اور ہم تمام برادران کے مقدر ہوا جن کی دعاؤں سے ہمیشہ ہمیش کیلئے ستمبر ۱۹۹۶ء بوقت شب بعد نماز عشاء ہم محروم ہو گئے۔

نیز مرحوم ومغفور نانا محترم جناب عبدالروف صاحب کے نام جن کی مقبول دعاؤں نے ہمارے لئے کھیت میں پانی کا کام کیا جو ہمیں ۱۷ رنومبر ۲۰۰۹ء بوقت شب بعد نماز عشاء ہمیشہ کیلئے داغ فراق دے کر چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کی قبروں کو نور سے بھر دے۔ آمین یارب العالمین

اور برادران مولوی وجاہت کریم ومولوی سعادت کریم متعلمان دورۂ حدیث شریف جامعہ مظاہر علوم سہارنپور وجملہ برادران کے نام جنہوں نے احقر کی ہمیشہ ہمت افزائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

نیز جامعہ عربیہ امداد الاسلام کمال پور ضلع بلند شہر و جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ و مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور و جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور کے نام جن کی علمی، دینی اصلاحی اور روحانی فضاء میں اس جذبہ کی نشو ونما ہوئی۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان درسگاہوں کو تا قیامت ہر شرور وفتن سے محفوظ رکھے آمین۔

خاک پائے بزرگان

محمد تبارک کریم مظاہری

اظہار تشکر

قابل ذکر معدن جود وسخا محسن و مشفق اور کرم فرما محترم و مکرم عزت مآب عالی جناب حضرت الحاج علیم الدین صاحب دامت فیوضکم ایم، ایل، اے، بلند شہر کا بندہ بے حد شکر گذار ہے کہ انہوں نے طباعت واشاعت کا ذمہ لے کر اس کتاب کے اجراء کی آخری راہ ہموار کر دی۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

دعائیہ کلمات

مشفق ومربی لائق صد احترام والد ماجد

جناب حضرت مولانا شعیب اختر صاحب قاسمی دام ظلہ

صدر المدرسین مدرسہ ابراہیمی شمس العلوم چندردئی ارریہ بہار

الحمدللہ الذی بیدہ تصریف الإحوال وتخفیف الاثقال والصلوٰة والسلام علی رسول اللہ والہ واصحابہ اجمعین. امابعد

زیر نظر کتاب ''شاہکار نظامت'' عزیز القدر فرزند کبیر مولانا ومفتی محمد تبارک کریم ارریاوی متعلم شعبۂ افتاء از ہرہند ثانی جامعہ مظاہر علوم وقف کی تصنیف کردہ ہے جو فرزند ارجمند کی ابتدائی قلمی کاوش ہے جس کو دیکھ کر غیر معمولی مسرت ہوئی مزید عینین سے آنسو کے دو ٹھنڈے قطرے بھی نکل آئے۔

سبحان اللہ! عزیزم کی یہ کاوش قابل تعریف وستائش ہے فدوی کی دل سے دعا ہے کہ فرزند کی اس قلمی کاوش کو مفید خاص وعام بنائے اور تمام فرزندوں کو عالم باعمل اور نیک وصالح بنائے۔ آمین ثم آمین

شعیب اختر قاسمی

خادم مدرسہ ابراہیمی شمس العلوم چندردئی ارریہ بہار

تاثرات

رئیس القلم مؤرخ زماں شہنشاہ صحافت، مفکر ملت

جناب حضرت مولانا اسرار الحق صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

ایم پی ممبر پارلیہ مینٹ، صدر آل انڈیا تعلیمی وملی فاؤنڈیشن-دہلی

دینی پروگراموں میں نظامت کی خاصی اہمیت ہے۔اسی لیے مدارس میں جہاں تقریر کی مشق کے لیے ہفتہ وار پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں، وہیں ان پروگراموں کے لیے باقاعدہ ایک ناظم کا بھی انتخاب کیا جاتا ہے، جو شروع سے لے کر آخر تک اس پروگرام کو چلاتا ہے۔ناظمِ جلسہ کو متعدد خوبیوں اور صلاحیتوں کا مالک ہونا چاہیے، قاری اور نعت خواں سے لے کر مقررین تک کو کس طرح دعوت دینی ہے، ان کے لیے حسبِ مراتب کس قسم کے الفاظ استعمال کرنے ہیں، نظامت کے آداب کیا کیا ہیں؟ ان تمام چیزوں کا جاننا نہایت ہی ضروری ہے۔ان کو جانے بغیر کسی مجلس یا پروگرام کی نظامت صحیح طور سے نہیں کی جاسکتی۔ان ہی چیزوں کی جانب رہنمائی کرنے کے لیے عزیزِ مکرم مولانا ومفتی تبارک کریم اررياوی نے یہ کتاب ''شاہکارِ نظامت'' ترتیب دی ہے۔کتاب اچھی ہے، نظامت کے اصول وضوابط تفصیل سے بتائے گئے ہیں، مرتب نے اس میدان کے نوآزمودوں کی رہنمائی کے لیے نمونے بھی دیے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس ابتدائی کوشش وسعی کو قبول فرمائے اور انھیں آئندہ مزید دینی وعلمی خدمات کی توفیق بخشے۔(آمین)

والسلام

(مولانا) محمد اسرار الحق قاسمی

ایم پی ممبر پارلیہ مینٹ، صدر آل انڈیا تعلیمی وملی فاؤنڈیشن-دہلی

زاویہ نظر

انسانی رہنمائی کیلئے تقریر وتحریر کی لیاقت پیدا کرنا صرف ضرورت انسانی ہی نہیں بلکہ اپنے اندرون عزائم وخیالات کے اظہار اور شخصیت وصلاحیت کے تعارف کیلئے ناگزیر اور موثر ذریعہ ہے۔اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے جامعہ مظاہر علوم (وقف) کے محنتی اور سنجیدہ طالبعلم عزیزم مولانا ومفتی تبارک کریم سلمہ ارریاوی کی یہ کتاب "شاہکار نظامت" ہے۔

(حضرت مولانا ومفتی) کوثر صاحب سبحانی

استاد حدیث جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

عزیزم مولانا ومفتی تبارک کریم سلمہ ارریاوی فن خطابت ونظامت میں باذوق اور اس میدان میں دوڑ لگانے کیلئے کافی حوصلہ مند ہیں انہوں نے ایک رسالہ "شاہکار نظامت" کے عنوان سے تالیف کیا ہے۔جس میں جلسہ کی نظامت کے اصول وضوابط کو اچھے انداز میں جمع کیا گیا ہے یہ رسالہ اس میدان کے شہ سواروں کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔

(حضرت مولانا) طاہر ومولانا ریاض ومولانا محمد انور صاحبہم

مدرسین مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

یہ کتاب برادر محترم استاذ مکرم حضرت مولانا شعیب اختر صاحب قاسمی دامت برکاتہم صدر المدرسین مدرسہ ابراہیمی شمس العلوم چندردئی ضلع ارریہ بہار کے فرزند ارجمند مولانا ومفتی محمد تبارک کریم (زاد اللہ علمہ وغیرہ) کی کاوش اور محنت کا نتیجہ ہے موصوف کی اس

تصنیف کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ موصوف نے زمانہ طالب علمی میں دینی علمی اور تصنیفی کارنامہ انجام دیا ہے۔

امتیاز احمد مظاہری صدر تنظیم العلماء والحفاظ
مجگواں پوسٹ گیاری ضلع اررریہ بہار

جامعہ خادم الاسلام کے جید الاستعداد سابق تلمیذ اور موجودہ وقت میں مظاہر علوم وقف میں شعبۂ افتاء کے تلمیذ رشید مولانا و مفتی محمد تبارک کریم نے نظامت کے سلسلہ میں نئی شکل سے شاہکار نظامت کے نام سے ایک رسالہ ترتیب دیا ہے جو مدارس کے طلبۂ عزیز اور دوسرے علم دوست حضرات کیلئے اچھی معلومات اور نظامت سے متعلق نہایت ضروری اصول وضوابط پر مشتمل ہے۔

عبد الرحمٰن غفرلہ
استاذ حدیث و مفتی جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ

مستقیم احمد استاذ تفسیر وفقہ
جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ

زیر نظر تصنیف عزیزم مولانا و مفتی محمد تبارک کریم سلمہ کی (جو مظاہر علوم وقف سہارنپور میں شعبہ افتاء کے طالب علم ہیں) ایک ابتدائی کاوش ہے ماشاءاللہ موصوف نظامت وخطابت سے خاصی دلچسپی رکھتے ہیں انہوں نے اس کتاب میں نظامت کے طریقے اور گر بتائے ہیں اس انداز کی کتابیں اگرچہ پہلے سے مارکیٹ میں موجود ہیں لیکن ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست ——— کے تحت ایک بہترین اضافہ ہے۔

محمد رضوان قاسمی پلاموی
سابق معین مدرس دار العلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

سخن ہائے گفتنی

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم (امابعد)

مجھ ناقص علم وعقل اور تہی دست و بے مایہ انسان کی کیا بساط کہ وہ اپنے نوک قلم سے کسی کتاب کی تالیف وتصنیف کا کام کرے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ میرے حاشیہ خیال سے بھی نہ گذرا تھا کہ میں کسی کتاب کی تالیف وتصنیف کا کام کروں گا، چونکہ خاکسار کا تعلق ضلع ارریہ کے ایک ایسے خطے سے ہے جہاں قلمی کارناموں کا فقدان ہے۔

لیکن رب کریم جس سے جو کام لینا چاہے، خدائے وحدہ لاشریک لہ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے اس فن سے ادنیٰ مناسبت پیدا کردی اس میدان میں آنے کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت والد ماجد جب بھی کسی جلسے میں تشریف لے جاتے تو احقر کو ساتھ لیکر جاتے مزید یہ کہ تقریر بھی کرواتے جس کی وجہ سے فن خطابت کا قدرے ذوق پیدا ہوا اور زمانہ حفظ سے ہی مختلف عنوانات پر تقاریر یاد کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا اور نجما نجما مواد بھی جمع کرنا شروع کردیا جو ایک کتاب کی شکل میں جلد ہی انشاء اللہ منظر عام پر آرہا ہے۔ فانتظر

بہرکیف ان یادشدہ تقاریر کو مختلف انجمنوں کانفرنسوں اور جلسوں میں پیش کرنے کا موقع بھی میسر ہوا۔ نتیجتاً میں نے غور کیا کہ پروگرام کے اندر ایک اناؤنسر کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہوتی ہے تو دل کے اندر اس بات کا داعیہ پیدا ہوا کہ اس فن کو بھی حاصل کیا جائے گرچہ خطابت ونظامت میں فنی اعتبار سے کوئی خاص فرق نہیں ہے البتہ خارجی اعتبار سے کچھ مغائرت ضرور ہے۔ الغرض عربی دوم سے دورۂ حدیث شریف تک سہارنپور دہلی، لونی، غازی آباد، ہاپوڑ، بلندشہر وغیرہ مقامات کے جلسوں میں بحیثیت اناؤنسر کے مدعو

کیا جا تا رہا جس سے اچھا خاصہ مواد میرے پاس جمع ہو گیا میرے رفیق جناب مولانا محمد حسن صاحب المظاہری و جملہ رفقاء درس نے مجھے اس بات پر برانگیختہ کیا کہ میں اس جمع شدہ مواد کو کتابی شکل دوں جس سے فیض دائمی ہو جائے۔

اس موقع پر میں ان تمام لوگوں کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے کسی بھی انداز میں اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں میرے ساتھ معاونت کی ہے بالخصوص روشن ضمیر سیدی ومرشدی استاذ محترم حضرت مولانا ومفتی رضوان صاحب قاسمی سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند کا کہ جو عدیم الفرصتی اور کثرت مشاغل کے باوجود میری ایک درخواست پر مسودے پر نظر ثانی کیلئے تیار ہو گئے اور مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہے۔

اخیر میں دعاء گو ہوں برادران صغیر قاری بشارت کریم متعلم عربی دوم وقاری عنایت کریم متعلم عربی اول وحافظ شجاعت کریم کیلئے کہ انہوں نے اس کتاب کے منظر عام پر آنے کیلئے غیر معمولی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو عالم باعمل اور نیک وصالح بنائے۔ نیز والدین گرامی قدر کیلئے کہ جنہوں نے تنگ دستی وکسمپرسی کے باوجود ہم سب بھائیوں کو حصول علم دین کی سعادت کیلئے فارغ کیا اور آخر الذکر میری شریک حیات اہلیہ صاحبہ کیلئے کہ انہوں نے کریم طباعت ثانیہ کیلئے بے حد دعائیں کیں۔ اللہ رب العزت اس حقیری کاوش کو قبول فرمائے اور تمام معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

العبد الضعیف

محمد تبارک کریم مظاہری

وابن حضرت مولانا شعیب اختر صاحب قاسمی

صدر مدرس مدرسہ ابراہیمی شمس العلوم چندردئی ارریہ بہار (الہند)

پروگرام کس طرح تیار کریں؟

بلاشبہ جلسے جلوس کثرت کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں جنہیں منظم طریقے سے چلانے
کیلئے ایک اناؤنسر کا ہونا ضروری ہے، جو مانند ریڑھ کی ہڈی کے ہے، لیکن بہت سے
پروگراموں کے اندر یہ دیکھنے میں آیا کہ کوئی منظم طریقہ اور ترتیب نہیں اس کی وجہ یا
تو غفلت ہے یا پھر لاعلمی ہے چونکہ ہر کام کے کچھ اصول وضوابط ہوتے ہیں جن کی
پاسداری کرنے سے خیر خوبی کے ساتھ تمام امور انجام پذیر ہوتے ہیں۔

بنابریں خاکسار نے ضروری سمجھا کہ اپنی کتاب کے شروع میں یہ عنوان قائم کردوں
کہ "پروگرام کس طرح تیار کریں" اور اس کے تحت چند اصول وہدایات تحریر کردی جائیں
تاکہ پروگرام بحسن وخوبی وخوش اسلوبی انجام پذیر ہو، بدنظمی کا شکار نہ ہو۔

"ھدایات"

(۱) اناؤنسر کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ افتتاحی تقریر کرے جو جلسے کی اہمیت ا
افادیت اور غرض وغایت پر مشتمل ہو۔

(۲) تحریک صدارت پیش کرے تاکہ اس کی سربراہی وسرپرستی میں پروگرام چلے۔

(۳) اراکین بزم میں سے کسی ایک فرد سے انتخاب صدارت کی تائید کرائے۔

(۴) تلاوت کلام اللہ پیش کرائے تاکہ افتتاح بالخیر ہوجائے۔

(۵) حمد یا نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرائے۔

(۶) تقاریر کا سلسلہ شروع کرے۔

(۷) مقررین کی استعداد کے مطابق ان کی درجہ بندی کر کے اسی کے مطابق ان کو بلائے۔

(۸) درمیان میں نعت رسولؐ بھی پیش کرائے تا کہ مجلس کی نورانیت میں دو بالا گیت پیدا ہو جائے اور سامعین سے غنودگی دور ہو جائے۔

(۹) اگر نصیحت آموز مکالمہ یا محادثہ ہو تو اسے بھی جلسے کے آخری مرحلے میں پیش کرائے تا کہ سامعین تازہ دم ہو جائیں۔

(۱۰) خطبۂ استقبالیہ جو مہتمم مدرسہ کی جانب سے ہوتا ہے اسے صدر اجلاس کی تقریر سے قبل پیش کرائے۔

(۱۱) آخر میں صدر اجلاس کی تقریر و دعا پر مجلس کا اختتام کرائے۔

☆☆☆

تحریک صدارت

حاضرین مجلس! ارباب دانش اور اہل علم وفضل کا یہ طریقہ کار رہا ہے اور ہماری تہذیبی وثقافتی روایت بھی ہے کہ جب بھی کوئی مذہبی یا اصلاحی پروگرام کرتے ہیں تو باضابطہ آغاز سے قبل مسند صدارت پر کسی ہمہ گیر وممتاز اور مسلم الثبوت شخصیت کو فائز کرنا لازمی سمجھتے ہیں تاکہ اس کی سرپرستی میں اجلاس بحسن وخوبی اختتام کو پہنچے۔

لہٰذا میں بھی اسلاف واکابر کے اس مسلّمہ دستور سے اتفاق کرتے ہوئے آج کے اس اجلاس کی صدارت کیلئے ایک علمی اور انقلابی آفتاب وماہتاب اور معارف وکمالات کے میدان کے عظیم شہ سوار مقرر شیریں بیاں کا نام.................. پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں میری اس مخلصانہ پیش کش کو شرف قبولیت سے نوازیں گے۔ نیز میری اس تجویز وانتخاب کی تائید وتوثیق بھی کریں گے۔

’’تائید صدارت‘‘

حضرات! جس عظیم الشان اور جلیل القدر رفیع الدرجت شخصیت کا نام نامی اسم گرامی بزم ہٰذا کی صدارت وقیادت کیلئے منتخب کیا گیا ہے ہم جملہ اراکین بزم کی جانب سے تہ دل سے تائید کرتے ہیں اور اطہر مدھے پوری کا یہ شعر سنا کر رخصت ہوتے ہیں۔

ذات اقدس ہوئی منتخب ہے ——— فخر کرتے ہیں چاند اور تارے

کہہ دے اطہر سے کوئی یہ جا کر ——— نام ان کا ادب سے پکارے

اطہر مدھے پوری

باب اول

نظامت برائے افتتاحی پروگرام

مادرِ علمی جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور کی انجمن کے افتتاحی پروگرام میں اناؤنسری کیلئے یہ تمہید احقر نے لکھی تھی۔

بسم اللہ الـــرحمن الـــرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
اصحابہ و ذریاتہ اجمعین .امابعد!

پیش کرتا ہوں تمنائے محبت کا سلام = اپنے احباب کو دیتا ہوں مسرت کا پیام
بہار آئی چمن میں آج غنچے مسکرائے ہیں = بانداز حسیں یہ بزم علمی سجاتے ہیں

سرپرست انجمن صدر محترم ،موقر اساتذہ کرام اور گلشن مظہر کے عندلیبو! آج کا یہ علمی وفنی ،تہذیبی وثقافتی اورادبی پروگرام اس اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے کہ آج ہماری انجمن اصلاح البیان کا آغاز وافتتاح ہے چونکہ سالانہ تعطیل کے شب وروز ہم نے آغوش والدین اوراپنے ہم عمروں کی نشست اور محفلوں میں گذار کر دوبارہ جامعہ کی علمی وروحانی فضامیں آنکھیں کھول دی ہیں اور آج عالم یہ ہے کہ ہر طرف قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں گشت کررہی ہیں اور ہم سب مبارک علوم نبوت کے حصول کے لئے کوشاں ہیں جس کی ایک اہم کڑی اس محفل کا افتتاح وانعقاد بھی ہے چونکہ یہی وہ شعبہ ہے جس کے تحت ہماری استعداد اور صلاحیتیں نکھرتی اور بلند ہوتی ہیں مافی الضمیر کے ادا کرنے اورافہام وتفہیم کا سلیقہ اورڈھنگ آتا ہے زبان وبیان کی تراش وخراش کے مواقع فراہم ہوتے ہیں نیز جس کے تحت ہمارے اندر جرأت وبیبا کی پیدا ہوتی ہے تقریر وخطابت میں لیاقت ومہارت حاصل ہوتی ہے، کیونکہ یہ ایک امر مسلم ہے کہ تقریر وخطابت کا ذوق وشوق وجدانی اور وہبی ہے مگراس میں ترقی ومہارت کسبی واکتسابی ہے جس طرح وہ شخص جوفطری طور پر ذوق خطابت سے محروم ہوایک کامیاب

اور مستند خطیب نہیں بن سکتا۔ ایسے ہی وہ شخص بھی نہیں بن سکتا جو تقریری ذوق و مزاج رکھنے کے باوجود مشق و تمرین کا اہتمام و التزام نہیں کرتا۔

لہٰذا ہمارے لئے مناسب اور بہتر ہی نہیں بلکہ لازم اور ضروری ہے کہ ہم مستعدی اور دلچسپی سے ان پروگراموں میں حصہ لیں چونکہ یہ وہ میخانہ ہے جہاں کوتاہ دستوں اور آرام طلبوں کو کچھ حصہ نہیں ملتا ہے۔

شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھا لے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

(اقبال)

ان چند تمہیدی کلمات کے بعد اب میں بزم کی جلوہ سامانیوں اور آپ کے اشتیاق دید کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں رہنا چاہتا۔

تو لیجئے ہمارے دلکش اور مختصر پروگرام کا باضابطہ آغاز ہو رہا ہے بزم کی صدارت محفل کی قیادت اور ہماری رہنمائی کیلئے میری نگاہ ایک ایسی شخصیت پر جا کر ٹک گئی ہے جن کی علمی، وفنی، دعوتی و اصلاحی خدمات کا ایک روشن باب ہے ان سے میری مراد استاذ الاساتذہ حامی سنت ماحی شرک و بدعت علامۂ زماں امام المنطق والفلسفہ حضرت مولانا الحاج محمد طٰہٰ صاحب دامت فیوضکم سے ہے صرف توقع ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ تمام شرکاء انجمن اس حسن انتخاب کی تائید کریں گے۔

نوٹ: یہ تمہید جامعہ مظاہر علوم میں انجمن کے افتتاحی پروگرام کی نظامت کیلئے لکھی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم

نظامت برائے

اختتامی پروگرام

اس باب کے اندر تمہید، تلاوت، نعت کے بعد مشہور عناوین پر نئے اسلوب نظم ونثر میں مختصر اور عمدہ تبصرہ کیا گیا ہے۔
نیز تمام تبصرے اختتامی پروگراموں میں احقر کے پیش کئے ہوئے ہیں جس کی حلاوت انشاء اللہ آپ بھی محسوس کریں گے۔

تمہیدی کلمات

ان الحمد للہ تعالیٰ والصلاۃ علی رسول اللہ .امابعد!

عظمت واصلاح کی محفل سجی ہے دوستو
جس میں شرکت ہے مبارک اور سعادت دوستو
حاضرین بزم کو ہے با ادب میرا پیام
السلام السلام السلام السلام

حاضرین محفل !میں آج اپنی اس اناؤنسری کا آغاز آپ حضرات کو مخاطب بناتے ہوئے ان اشعار سے کرنا چاہوں گا:

گھڑی خوشیوں کی آئی ہے خوشی کی چاہ دیکھیں گے
بسا کر نور آنکھوں میں تمہاری راہ دیکھیں گے
فلک سے چاند اترے گا ستارے مسکرائیں گے
میری بزم خوشی میں آپ جب تشریف لائیں گے

موقر اساتذۂ کرام معزز مہمان عظام، وطلباء خوش انجام!

ہم پورے سال محنت کدوکاوش اور جدو جہد کے بعد اپنی سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے آج پھر آپ حضرات کے سامنے حاضر ہوئے ہیں، آج کی یہ محفل الوداعی

اور افتتاحی تقریب ہے جس کے تزک واحتشام پر ہم سب ہی شاداں وفرحاں ہیں،
آج کی رات ہمارے لئے کئی اعتبار سے یادگار اور تاریخی ثابت ہو رہی ہے جس کی
خوش کن مہک ایک عمر تک قائم ودائم رہے گی۔

دوستو! یہی وہ صحن ہے جس میں ہم نے اپنی تعلیمی سفر کا آغاز کیا تھا اس
احساس کے ساتھ کہ ہمارا سفر ایک طویل عرصہ کو محیط ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہمارا سفر اور
ہماری منزلیں اتنی سرعت کے ساتھ طے ہوگئیں کہ ہمیں احساس تک نہیں ہو سکا
حقیقت تو یہ ہے کہ جب آپ کے جذبوں نے انگڑائیاں لیں اور آپ کے پیہم
تقاضوں نے ہمیں مہمیز کیا تو ہمیں احساس ہوا کہ سویرا ہو چکا ہے اور اسی صبح وسویرے
کے استقبال کیلئے رنگ برنگ کی کلیاں کھل پڑیں ہیں، جن کی رعنائیوں سے محظوظ
ہونے اور ان کو سراہنے کیلئے ہم اور آپ جمع ہوگئے ہیں۔

سامعین ذی وقار! آج کا یہ پروگرام بہت ہی مختصر اور دلکش ہے اس میں
آپ کو پر مغز ولولہ انگیز معلومات سے بھری ہوئی تقریریں ملیں گی، افکار وخیالات کی
خاکہ کشی ملے گی، حقائق کی دنیا سے لیکر احساسات کی دنیا میں لے جانے والے انمول
موتی ملیں گے دل کو چھو لینے والی باتیں اور آنکھوں کو نمناک کرنے والی نعتیں ملیں گی
جو آپ کے دل ودماغ کو راحت وفرحت اور آپ کی روح کی تسکین کا سامان فراہم
کریں گی نیز ہم نے آج کے اس پروگرام کو ظاہری ومعنوی دونوں حیثیتوں سے بہتر
بنانے کی سعی کی ہے اور ہم نے آج آپ کے سامنے وہ سب کچھ پیش کرنے کی کوشش

کی ہے جو ہمارے لئے ممکن تھا۔

لیکن دوستو! ہم اپنے اس جدو جہد اور کدو کاوش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں یہ فیصلہ آپ کے حوالے ہے اس پروگرام کو تکمیل تک پہچانے کیلئے ہمیں آپ کی ضرورت ہے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے یقیناً آپ کے تعاون کے بغیر خیر خوبی اور کامیابی کے ساتھ اس پروگرام کو نہیں چلا سکتے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ حضرات ہمیں اپنا ہمہ جہتی تعاون پیش کر کے آج کے اس اجلاس کو کامیاب بنائیں گے خدانخواستہ اگر اجلاس ناکام ہوتا ہے تو اسے ہم اپنی کمی اور کوتاہی سمجھیں گے اور اگر کامیاب ہوتا ہے تو اس کا سہرا یقیناً آپ حضرات کے سر ہوگا۔

-: دعوت انتخاب عہدۂ صدارت :-

رفقائے سفر شرکاء بزم! اب میں بزم کی جلوہ سامانیوں اور آپ کے اشتیاق دید کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں رہنا چاہتا۔

تو لیجئے ہمارے دلکش اور مختصر پروگرام کا باضابطہ آغاز ہو رہا ہے بزم کی صدارت محفل کی قیادت اور ہماری رہنمائی کیلئے کس شخصیت گرامی کا انتخاب ہو اس کی ذمہ داری ہم اپنی انجمن کے صدر اعلیٰ مولوی محمد.......... کے کاندھے پر ڈالتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ:

ڈھونڈتی ہیں جس کو آنکھیں وہ تماشہ چاہئے
چشم باطن جس سے کھل جائے وہ جلوہ چاہئے

موصوف تشریف لائیں اور اپنے حسن انتخاب کا ثبوت دیں۔

نوٹ:- تحریک صدارت صفحہ (۱۸) پر ملاحظہ فرمائیں انتخاب صدارت وتائید اناؤنسر پیش نہ کرے بلکہ اسکے لئے دوسرے کو متعین کرلے۔

-: دعوت تائید صدارت :-

محترم سامعین! یہ مبارک تجویز صدارت بلاشبہ ہم سب کے دل کی آواز ہے اسی آواز دل کا اظہار کریں گے مولوی محمد.................صاحب موصوف ڈائز پر

نوٹ:- تائید صدارت صفحہ (۱۸) پر ملاحظہ فرمائیں۔

-: دعوت تلاوت :-

ہم سفر دوستو! بفضل اللہ وعونہ آرزوئیں شادکام اور تمنائیں بامراد ہوئیں اور حضرت والا کی جانب سے شرف قبولیت نے ہمیں یہ دلکش موقع فراہم کردیا کہ ہم باضابطہ جلسے کا آغاز کرسکیں۔

تو آیئے اس کی سب سے پہلی کڑی افتتاح بالخیر کی سعادت سے بہرہ ور ہوں میری مراد تلاوت کلام خداوندی سے ہے وہ ایسی کتاب ہے جو شک وتردد سے بالاتر ہے وہ قرآن پاک جو کہ ھدی للمتقین ہے جس کا ہر پارہ لاجواب، ہر رکوع بے مثال، ہر سطر لازوال، ہر لفظ مسعود، ہر حرف مبارک، ہر حرکت دلکش، ہر سکون دل آویز

،ہر نقطہ بصیرت افروز اور بقول علامہ اقبال علیہ الرحمہ ۔

محمد بھی ترا، جبرئیل بھی ،قرآن بھی تیرا

مگر یہ حرف شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا

یعنی یہ میرا ترجمان ہے۔

اور عاصی کرنالی نے تو یوں کہا:

وہ چراغ راہ وہ شمع ہدیٰ وہ نجم نور

قلب یزداں کی تجلی روح انساں کا شباب

جو نگاہوں میں اتر جائے وہ ٹھنڈی چاندنی

جو دلوں میں اتر جائے وہ شعاء آفتاب

مردہ دل انسانیت کے واسطے پیغام قم

اور جمو دستان عالم میں صدائے انقلاب

یہ کتاب پاک ایک آئینہ کردار ہے

مومنوں کے ہاتھ میں اللہ کی تلوار ہے

تو آیئے اس عظیم الشان امر قرآن کریم کی تلاوت باسعادت کیلئے میں آواز دینا چاہوں گا ایک ایسے قاری قرآن کو جو فن قرأت کا کہنہ مشاق ہے۔ جو اپنی زبان کی حلاوت لہجے کی سوز وگداز اور انداز کے زیر بم سے رس گھول دیتا ہے، دلوں کو تڑپا دیتا ہے روحوں کو مست و بےخود اور آنکھوں کو آبدیدہ کر دیتا ہے ان سے میری مراد قاری خوش الحان جناب

قاری..............صاحب ہیں حضرت قاری صاحب سے التماس ہے کہ ۔

قرآں کی تلاوت کو آ، آ ایماں کی طراوت کو آ ء
آ دل کی نظافت کو آ ء، آ محفل کی بدأت کو آ ء

نیز یہ بھی عرض کر دوں کہ ۔

قرآں کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
مل جائے ہمیں رستہ اس نور سے منزل کا

حضرت قاری صاحب مائک پر!!!!

-: بعد قرأت :-

اب بھی ہو سکتی ہے تجھ پہ بارش لطف عمیم
کر تلاوت مرد مومن روز قرآن کریم

پڑھو قرآن سمجھ کر اور عمل دل سے کرو اس پر
فنا ہو حق کی مرضی میں بنو محبوب سبحانی

سبحان اللہ حضرت قاری صاحب واقعی جداگانہ لب ولہجہ اور حسن صوت میں قرآنی آیات پڑھ کر پوری مجلس کو زعفران زار ومشکبار بنا گئے ۔ ایسا لگتا ہے کہ نور کی برسات ہو گئی ۔

☆☆☆

-: دعوت نعت :-

مندوبین عظام! رب کریم کی حمد و ستائش کے بعد اگر کوئی ذات لائق تعریف و توصیف ہے تو وہ جناب آقا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جن کی شان شاعر کی زبانی سماعت فرمائیے ۔

شاعرِ مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمہ نبی کی شان میں یوں گویا ہوئے:

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتا تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی میں یہ غنچے بھی پریشاں نہ ہوتے
رخت بردوش یہ سب دست و گریباں نہ ہوتے

ماہر القادری اپنے اشعار میں ۔

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کیلئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کیلئے کعبہ تر-ستا تھا

ایک اور شاعر سوالیہ انداز میں تعریف کرتے ہوئے یہ کہتا ہے ۔

انقلاب دھر کا روح رواں وہ کون تھا
باعث تخلیق ہستی کن فکاں وہ کون تھا

وہ کہ نازاں جس پہ تھا خود خالق عرش عظیم

ایسا کامل اس جہاں میں اے زماں وہ کون تھا

عربی شاعر حفیظ تائب چالیس ہزار اشعار حضور کی شان میں لکھ کر اخیر میں یوں گویا ہوئے جس کا اُردو ترجمہ اس طرح سے ہے:

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے

تو آیئے اسی ذات اقدس کی بارگاہ میں نذرانۂ عشق وفا پیش کرنے کیلئے میں دعوت دے رہا ہوں ایک ایسے شاعر کو جس کی آواز صرف اتر پردیش ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں بلبل کی طرح گشت اور چڑیوں کی طرح چہک رہی ہے میرا مطمح نظر شاعر اسلام مولانا احسان محسن صاحب قاسمی ہیں شاعر موصوف کا استقبال ان اشعار سے کرنا چاہوں گا۔

چلے تھے ساتھ ملکر چلیں گے ساتھ ملکر
تمہیں رُکنا پڑے گا میری آواز سنکر
ہماری جان لیں گی تمہاری یہ ادائیں
ہمیں جینے نہ دیں گی تمہاری یہ نگاہیں
سمجھ لو بات دل کی دیں گے تمہیں دعائیں
بڑا پیاسا ہے یہ دل اسے مدہوش کردو
بھڑک اٹھے ہیں شعلے انہیں خاموش کردو
ہمارا ہوش لے لو ہمیں مدہوش کردو

-: بعد نعت دعوت خطابت :-

ہر لفظ وضو کر لیتا ہے ہر شعر تلاوت کرتا ہے
پڑھتا ہے کوئی جب نعت نبی سمجھو کہ عبادت کرتا ہے

رفیقان انجمن! آیئے اب بلا کسی تاخیر کے پروگرام کو ایک نئی فضا میں لے چلیں اور وہ فضا تقریر و خطابت کی ہے، تقریر و خطابت کی اہمیت وافادیت ہر دور اور ہر زمانے میں مسلّم رہی ہے از ماضی تا حال حضرت انسان نے تقریر و خطابت کو حصول مقاصد کا ذریعہ بنایا ہے اسی حقیقت کا انکشاف شاعر نے اپنے کلام میں اس طرح سے کیا ہے۔

خطابت مسجدوں میں زینت محراب و منبر ہے
خطابت معرکوں میں تیر ہے تلوار و خنجر ہے
خطابت نے ہزاروں گل کھلائے ہیں زمانے میں
بہت گل کاریاں ملتی ہیں ماضی کے فسانے میں
خطابت نے ہی ایوبی کی فوجوں کو جگایا تھا
صلیبی قوتوں کو جس نے دھرتی سے مٹایا تھا
خطابت وجد میں آئے تو پھر ہتھیار بن جائے
کبھی خنجر کبھی نیزہ کبھی تلوار بن جائے
خطابت کی گلفشانی مسلّم ہے زمانے میں
یہ نجاشی کے آگے جعفر طیار بن جائے

تو آیئے اسی طرز خطابت کا ایک نمونہ ملاحظہ کریں برموضوع توحید

-: توحید :-

دوستو! توحید وہ عظیم پیغام ہے جس کیلئے تقریباً سوا لاکھ انبیاء کرامؑ دنیا میں تشریف لائے اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ دنیا کو غیر کے در سے ہٹا کر ایک خدا کے سامنے جھکائیں اور کیوں نہ ہو

مخلوق بے شمار ہے لیکن خدا ہے ایک
حاجت طلب بہت سہی حاجت روا ہے ایک
کیوں مانوں بات میں کوئی توحید کے خلاف
میرا رسول ایک ہے میرا خدا ہے ایک

تو لیجئے توحید کے موضوع پر طبع آزمائی کیلئے مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد فردوس کو کہ۔

تو راز کن فکاں ہے اپنی ہستی پر عیاں ہوجا
خودی کا راز داں ہوجا خدا کا ترجماں ہوجا
ہوس نے کر دئے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہوجا

مقرر موصوف ڈائز پر

-: سیرت نبویؐ کا اخلاقی پہلو :-

جو ہر لحاظ سے موزوں ہے زندگی کیلئے
حضورؐ ایسا نمونہ ہیں آدمی کیلئے

دوستو! سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا موضوع بے انتہاء وسیع اور طویل ہے جس کو ولی بستوی نے اپنے ایک شعر میں اس طرح کہا ہے ؎

قلم اشجار ہوں سارے سمندر روشنائی ہو
مکمل ہو نہیں سکتی مگر سیرت محمدؐ کی

اور شیخ سعدیؒ نے سیرت نبوی کے مختلف گوشوں کو اپنے اشعار میں یوں بیان کیا ہے ؎

ہے کمال رتبۂ مصطفیٰ بلغ العلی بکمالہ
یہ اثر ہے ان کے جمال کا کشف الدجی بجمالہ
کسی ایک ادا کی تو بات کیا حسنت جمیع خصالہ
وہ خدا کا جس نے پتا دیا صلو علیہ وآلہ

تو آیئے! ————

سیرت نبیؐ کے اخلاقی پہلو پر روشنی ڈالنے کیلئے میں آواز دے رہا ہوں مولوی محمد ....کو کہ ؎

عزائم میں سمو دو اپنے دریاؤں کی طغیانی
اٹھو اور بخش دو ذروں کو تاروں کی درخشانی

مقرر موصوف ڈائز پر

-: عظمت صحابہؓ :-

عزیز ساتھیو! آیئے ذرا جذباتیت کی طوفان خیزی سے بھی لذت آشنا ہوتے چلیں اس سے میری مراد خطاب بر موضوع عظمت صحابہ ہے اس عنوان کے تحت

میں یہ کہنا چاہوں گا۔

نہ ہو ماحول سے مایوس دنیا خود بنا اپنی
دلوں میں حوصلہ اور حوصلوں میں جان پیدا کر
ضرورت ہے کہ ماضی کی طرح روشن ہو مستقبل
کوئی بوذر کوئی خالد کوئی سلمان پیدا کر

تو لیجئے بس انہی انفاس قدسیہ یعنی عظمت صحابہؓ کے موضوع پر دعوت خطابت دے رہا ہوں مولوی محمد..................کو کہ

تو مجاہد ہے خو داسباب ظفر پیدا کر
موج دریا پر نئی راہ گزر پیدا کر

مقرر موصوف ڈائز پر!!!!!

-:عظمت قرآن:-

ارباب دانش! ہمارے لئے قرآن کریم ایک بہت بڑالاثانی اورلاجواب تحفہ ہے جس کے فضائل ومناقب فصاحت وبلاغت علوم وفنون بیان کرنے پر کوئی اتر آئے تو شب وروز ختم ہو جائیں مگر اس کی خصوصیات واوصاف کی تکمیل کو نہیں پہونچ پائے گا اسی حقیقت کا اظہار اس طرح کیا گیا ہے۔

اہل منطق سر بہ سجدہ رہ گئے
پڑھ لیا جب فلسفہ قرآن کا

اور سید طفیل احمد مدنی نے تو یوں کہا۔

بتاؤں میں کیا مصطفےٰ دے گئے ہیں

ہدایت کا ایک سلسلہ دے گئے ہیں

کلام الٰہی کی صورت میں ہم کو

وہ ایک نسخۂ کیمیادے گئے ہیں

تو لیجئے عظمت قرآن کے موضوع پر روشنی ڈالنے کیلئے مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد

..................کو کہ ؂

کر کے روشن اپنے دل میں علم وحکمت کا چراغ

تم جہالت کا مٹادو اپنی پیشانی سے داغ

-: مدارس اسلامیہ کی اہمیت وافادیت :-

رفیقان محترم ! ہمارے اکابر نے اس ملک میں دین واسلام کے تحفظ وبقا کی خاطر جگہ بجگہ مدارس کی بنیاد رکھی اور اپنے خون وجگر سے ان اداروں کی آبیاری اور آب پاشی کی اور اس نا قابل انکار حقیقت سے کوئی نا آشنا نہیں کہ انہی مدارس کی بدولت ہمیں ایمان نصیب ہوا انہی اداروں نے گم گشتہ راہ لوگوں کو کفر وضلالت کی عمیق کھائی سے نکال کر ہدایت وروشنی کے مرغزاروں میں لا کھڑا کیا اسی تلخ حقیقت کو شاعر نے اس طرح کہا ہے ؂

انہیں حقیر سمجھ کر نہ گل کردیارو

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

وطن کا ذرہ ذرہ ہے اس بات پر شاہد
مدارس کے سپوت اس ملک کے جاں باز غازی ہیں
سیاسی کھیل ہے ورنہ یہ دشمن بھی سمجھتا ہے
کہ اسلامی مدارس مرکز کردار سازی ہیں

تو آیئے مدارس کی اہمیت وافادیت پر خطاب کرنے کیلئے مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد ....کو کہ ۔

چپ رہنا بھی ہے ظلم کی تائید میں شامل
حق بات کہو جرأت اظہار نہ بیچو

-: حیا و پردہ :-

سامعین والا شیم! بحمد للہ پروگرام رفتہ رفتہ نقطۂ عروج کی طرف بڑھ رہا ہے آج میری زریں فہرست میں ایک عنوان ہے حیا و پردہ اس موضوع کے تحت زیادہ کچھ نہ کہتے ہوئے اکبر الہ آبادی کے وہ اشعار عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں ۔

بے پردہ جو نظر آئیں کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جوان سے آپکا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا
جس کی فطرت تھی حیا اور آبرو
عصمت وعفت کی پتلی نیک خو

ہوگئی تہذیب یورپ سے خراب
کردیا بدنام و رسوا کو بہ کو

تو لیجئے اسی موضوع پر تقریر پیش کرنے کیلئے دعوت دے رہا ہوں مولوی محمد ....کو کہ ؎

درد ملت ہے تو آواز اٹھانی ہوگی
صورت حال زمانے کو بتانی ہوگی
تو جو اٹھ جائے بے پردگی کے خلاف
تیرے ایمان کی یہ زندہ نشانی ہوگی

مقرر موصوف ڈائز پر

-: رسول اللہؐ بحیثیت معلم :-

مندوبین کرام! میری اس فہرست میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوؤں میں سے ایک پہلو اور ایک عنوان ہے رسول اللہ بحیثیت معلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سراپا معلم انسانیت ہیں جس کو شاعر نے اس طرح کہا ہے ؎

زندگی کو تا ابد ممنون احساں کردیا
تو نے اے خیر البشر انساں کو انساں کردیا
راہ زن خضر رہ امن ومحبت بن گئے
وحشیوں کو پاسبانِ علم و عرفاں کردیا

مختصر یہ ہے کہ اے جان ضمیر کائنات
تیرے فیض عام نے انساں کو انساں کر دیا

تو آیئے اسی عنوان پر مفصل خطاب کیلئے میں مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد ....کو کہ

سونے والے کو جگادے خطبۂ اعجاز سے
خرمن باطل جلادے شعلۂ آواز سے

مقرر صاحب مائک پر

-: صحابہ کرامؓ اور شغف قرآن :-

سروران بزم! آیئے ایک بار پھر اسی جادوئی شیس محل میں داخل ہوں جس سے تھوڑی دیر پہلے نکل کر ہم آئے ہیں۔

ساتھیو! آپ نے عشق وعقیدت کی بہت سی داستان سنی ہوں گی لیلیٰ مجنوں اور شیریں فرہاد کی تاریخ الفت سے آگاہ ہوں گے لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ صحابہ کرامؓ کی قرآن سے عقیدت ومحبت کے سامنے ان نامور دیوانوں کی محبت بھی خاک کا تودہ نظر آتی ہے ان جانثاران اسلام کو قرآن کریم سے ایسا تعلق اور ایسی عقیدت تھی کہ ایک ایک آیت کے خاطر انہوں نے اپنے جان ومال کو قربان کر دیا۔

تو آیئے صحابہ کرامؓ اور شغف قرآن کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالنے کیلئے میں مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد ....کو کہ

ہزار راستے آنکھوں کے سامنے ہیں مگر

مجھے تلاش ہے جس کی وہ راستہ دے دے

مقرر موصوف ڈائز پر

-: طالب علم کی فضیلت :-

ارباب مجلس! ایک بار پھر گوش برآواز ہوجایئے میری فہرست میں ایک عنوان ہے طالب علم کی فضیلت فی نفسہٖ طالبان علوم نبوت کے بارے میں کسی شاعر نے یوں کہا ہے۔

گلستان علوم دیں وشمع ضوفشاں تو ہے

ضلالت کی گھٹاؤں میں ہدایت کا نشاں تو ہے

تو لیجئے اس موضوع پر تفصیلی خطاب کیلئے میں مدعو کررہا ہوں بزم ہذا کے ایک خطیب مولوی محمد.....................کو کہ۔

علم دل کا سرور ہوتا ہے

چشم بینا کا نور ہوتا ہے

علم سے رنج دور ہوتا ہے

دل کو حاصل سرور ہوتا ہے

مقرر موصوف مائک پر

-: قوم کو خطاب :-

رفیقان محترم! میری اس ذریں فہرست میں ایک عنوان ہے قوم کو خطاب یعنی امت مسلمہ سے خطاب مجوزہ موضوع پر مفصل کلام تو آنے والا خطیب کریگا موضوع کی مناسبت سے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ۔

تا بکے خواب تغافل میں رہے گا مسلم
ہوش میں آ ذرا دیکھ تو پستی اپنی
پائے تحقیر سے ٹھکراتی ہے دنیا تجھ کو
اور تو بھول گیا قوم پرستی اپنی

اور نسیم فیضی نے تو یوں کہا۔

اب بھی ہیں تیرے لئے دروازۂ نصرت کھلے
اب بھی ممکن ہے تجھے کھوئی ہوئی عزت ملے
دیکھ اب بھی ہے سویرا گھر کی جانب لوٹ آ
اک خدائے وحدہٗ کے در کی جانب لوٹ آ
پھر سے روشن کر شمع اسلاف کے کردار کی
عصر حاضر کو دکھا ، تابندگی تلوار کی

تو لیجیئے! موضوع ہذا پر خطاب کرنے کیلئے میں مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد..........کو کہ ۔

تیرے سینے میں پوشیدہ ہے راز زندگی کہہ دے
مسلماں سے حدیث سوز و ساز زندگی کہہ دے

ضمیر لالہ میں روشن چراغ آرزو کردے
چمن کے ذرّے ذرّے کوشہید جستجو کردے

مقرر موصوف ڈائز پر

-:جنگ آزادی:-

عزیز ساتھیو! آیئے ذرا جذباتیت کی طوفان خیزی سے بھی لذت آشنا ہوتے چلیں کیونکہ میری اس فہرست میں ایک موضوع انتہائی ولولہ انگیز ہے اور وہ ہے جنگ آزادی میں علماء کرام کا کردار اس موضوع کے تحت میں یہ کہنا چاہوں گا ۔

کھلی ہوئی ہے وطن میں جو صبح آزادی
میرے جہاد کی اور میری جستجو کی ہے
ہے اعتراف مجھے حاشیہ پہ تم بھی تھے
پر انقلاب کی سرخی میرے لہو کی ہے

تو آیئے اسی موضوع پر خطاب کرنے کیلئے میں مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد عفان کو کہ ۔

سنگ مرمر سے تراشا ہوا یہ چاند سا پیکر
ہونٹوں سے یہ شہد سا رس گھول رہا ہے
باتیں جب یہ کرتے ہیں ہوتا ہے یوں محسوس
انسان نہیں تاج محل بول رہا ہے

مقرر موصوف ڈائز پر

-: دارالعلوم نے دنیا کو کیا دیا:-

معزز سامعین کرام! آج کی میری اس ذرین فہرست میں ایک موضوع ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے دنیا کو کیا دیا عنوان ہذا کی حقیقت کو ایک شاعر نے اپنے کلام میں اس طرح سے واضح کیا ہے۔

اس میں نہیں کلام کہ دیوبند کا وجود
دنیا کہ سر پہ ہے احسان مصطفےٰ
تاحشر اس پہ رحمت پروردگار ہو
پیدا کئے ہیں جس نے فدایان مصطفےٰ
اس مدرسہ کے جذبۂ عزت سرشت سے
پہنچا ہے خاص وعام کو فیضان مصطفےٰ
اور گونجے گا چہار سو نانوتوی کا نام
با نٹا ہے جس نے بادۂ عرفان مصطفےٰ

تو لیجئے اس عنوان پر تقریر پیش کرنے کیلئے میں مدعو کررہا ہوں مولوی محمد انور کو کہ

آنکھ کو بیدار کر دے وعدۂ دیدار سے
زندہ کردے دل سوز کو جوہر گفتار سے

مقرر موصوف ڈائز پر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اغیار کی نظر میں :-

معزز سامعین ! میری اس فہرست میں اُردو تقریر کا صرف ایک عنوان رہ گیا ہے اور وہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اغیار کی نظر میں ہندو شاعر جگ ناتھ آزاد حضورؐ کے آنے سے پہلے کا نقشہ کھینچتا ہے اور یوں کہتا ہے۔

وہی یونانی کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمیں پر آج تھا تخریب کی دنیا
غرض دنیا میں ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتا سیلاب نور آیا
جہان کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
مبارک ہو زمانہ کو کہ ختم المرسلیں آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعالمین آیا

دوستو ! یہ وہ اشعار ہیں جو ایک غیر مسلم کی زبانی حضور کی شان میں تھے۔ تو آیئے اسی عنوان کے تحت خطاب کرنے کیلئے میں آواز دے رہا ہوں مولوی محمد شاہ عالم کو کہ۔

ویراں حیات کو ویراں تر کریں

لے ناصح آج تیرا کہا مان جائیں ہم

پھر اوٹ لے کے دامن ابر کی بہار

دل کو منائیں ہم کبھی آنسو بہائیں ہم

مقرر موصوف ڈائز پر

-: مقرر پر تبصرہ نہ کرنے کے سلسلے میں :-

ساتھیو! کسی مقرر یا اس کی تقریر پر کوئی تبصرہ نہیں کر رہا ہوں تبصرہ سے اپنا احساس مانع ہے کہ اصل تبصرہ تو وہ ہوگا جو آپ حضرات فرمائیں گے ہم نے تو اپنی انجمن کی کارگزاری اور کدو کاوش کو ظاہری اور معنوی اعتبار سے آراستہ و پیراستہ کرکے آپ کی عدالت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے ہم اپنے اس جدو جہد میں کس حدتک کامیاب ہیں یہ فیصلہ آپ سامعین کے اوپر ہے چونکہ آپ سبھی حضرات اہل علم ہیں اور ہماری جدوجہد نیز کاوشوں کے نتیجے میں آپ حضرات جو فیصلہ فرمائیں گے یقیناً حق وصداقت پر مبنی ہوگا۔

نوٹ: اس مضمون کو ایک مقرر یا دو مقرر کی تقریر کے بعد پیش کردیں تا کہ کسی اناؤنسر پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے۔

-: دعوت برائے عربی تقریر :-

ایها الاخوة فی اللّٰه! مما لاشکّ فیه أن اللغة العربیة لها اهمیة

عظیمۃٌ ،وکیف لا وھی لغۃُ سیدِ العرب والعجمُ ولغۃ القرآن المحترمُ ولغۃُ اھل الجنۃ کما وَرَدَ فی الخبر عن النبی الصادق الاَبر صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اَحِبو العربَ لِثلاثٍ لانّی عربیٌ والقرآن عربیٌ وکلام اھل الجنۃ عربیٌ فحُبُّھا من الدین وبذل الجھود فیھا من التوفیق ومن اَخذ ھا اَخذ بحَظٍ وَافراً لان أقدم امامکم الاخ آفتاب عالم یُلقی الکلمات بلغۃ عربیہ فالیتقدم مشکورا۔

-: دعوت برائے فارسی تقریر :-

حاضرین محفل! آپ حضرات اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہر زمانے میں دنیا کی زبانیں عروج وزوال سے دوچار ہوتی رہی ہیں نیز کسی کلچر اور تمندن کے پنپنے کیلئے ایک زبان کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی ہوتی ہے ایک زمانہ سریانی زبان کا تھا تو ایک وقت عبرانی زبان کے عروج کا آیا پھر قبل مسیح میں رومن ایمپائر کے پرچم لہرائے تو رومن زبان کا ہر طرف چرچا رہا، ٹھیک اسی طرح ایک دور ہندوستان پر یہ گذرا کہ پارلیمنٹ سے لیکر تھانیدار تک حتی کہ آقا غلام سب کی زبان وادب فارسی رہی ہے اور خصوصاً حضرت محدث دہلویؒ کے زمانے میں فارسی زبان بام عروج پر تھی خود حضرت شاہ صاحبؒ درس نظامی میں فارسی زبان پر اپنی گراں قدر تصنیفات چھوڑ گئے ہیں اور حضرت کے کارناموں میں سے ایک حیرت انگیز کارنامہ یہ

ہے کہ قرآن کریم کا سب سے پہلا ترجمہ ہندوستان میں فارسی زبان میں ہوا اور آج عالم یہ ہے کہ اس زبان کے سیکھنے اور پڑھنے کو بے سود سمجھا جاتا ہے۔

اس لئے میری اس فہرست میں ایک تقریر فارسی زبان پر بھی ہے۔

تو لیجئے فارسی زبان میں تقریر پیش کرنے کیلئے مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد فردوس کو کہ۔

فلک سے توڑ کر دیکھو ستارے لوگ لائے ہیں
مگر میں وہ نہیں لایا جو سارے لوگ لائے ہیں

مقرر موصوف ڈائز پر

-: دعوت برائے انگریزی تقریر :-

سروران بزم! یہ دور انتہائی ترقی اور عروج کا دور ہے اس کے جہاں پر بہت سارے اسباب وعوامل ہیں وہیں پر ایک بنیادی سبب انگریزی زبان وادب سے دلچسپی ہے۔

خیر العلم علم الحال کے تحت یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ انگریزی زبان وادب کا سیکھنا عین تقاضہ وقت اور میدان ترقی کا اہم رکن ہے۔

تو آیئے! انگریزی زبان میں اسپیچ دینے کیلئے میں مدعو کر رہا ہوں مولوی عابد حسین کو کہ۔

یہ بزمِ مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

موصوف ڈائز پر

-: دعوت برائے محادثہ :-

یہ وہ بازار ہے شاکر فرشتے جس میں بک جائیں
یہاں ہر چیز بکتی ہے بتاؤ کیا خریدو گے

ہم نشینان بزم! آپ کے چہروں سے آپ کے اندرونی احساسات و جذبات اس بات کی عکاسی کر رہی ہے کہ آپ مقررین کی گھن گرج اور نظم خوانوں کی آہوفغاں کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھکان سے دوچار ہو چکے ہیں تو اس کے ازالے کیلئے محادثہ بر موضوع قرآن ایک دستور ہدایت ہے سماعت کرلیا جائے۔

تو لیجئے! میں محادثہ پیش کرنے کیلئے مدعو کر رہا ہوں مولوی محمد عفان کو کہ آپ مع ذریت کے تشریف لائیں اور محادثہ پیش کر کے ہمارے تھکے سامعین کو تازہ دم کریں۔

ساقی شراب جام وسبو مطرب وبہار
سب آگئے بس آپ کے آنیکی دیر ہے

☆☆☆

-: دعوت برائے مکالمہ :-

ابھی تو شام ہے اے دل ابھی تو رات باقی ہے
مثال وصل ہجر کی ابھی سوغات باقی ہے
ابھی تو انگلیاں بس کاکل گیتی سے کھیلی ہے
تیرے ذہن و سماعت سے کب کھیلے ابھی وہ بات باقی ہے

تو دوستو! آپ کے ذہن و سماعت سے کھیلنے والی بات آج میری اس ذریں فہرست کے اندر موجود ہے اور وہ مکالمہ ہے یہ نام سنتے ہی آپ کے چہرے کی رونق لوٹ آئی ہوگی اور یقیناً لوٹ آنی چاہئے کیونکہ یہ مکالمہ آپ کو جہاں طنز و مزاح کی نگری میں لے جائیگا وہیں آپ کے ہونٹوں پر تبسم بھی لائے گا چہروں کی شادابی لوٹائے گا اور مجلس کو قہقہہ زار بنا دیگا۔

تو لیجئے ! تیار ہو جایئے میں مولوی محمد علی سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنی بٹالین کے ساتھ تشریف لائیں اور مکالمہ پیش کر کے ہمارے بے تاب سامعین کو سکون و قرار بخشیں۔

مکالمہ پیش کرنے والوں سے یہ عرض کر دوں کہ

میرا بچپنا میری شوخیاں وہ شرارتیں وہی قہقہے
وہی قافلہ جو بچھڑ گیا اسی قافلے کی تلاش ہے

مکالمہ پیش کنندہ اسٹیج پر

-: دعوت برائے ترانہ :-

حاضرین محفل! آپ حضرات کے سکون وقار نے مجلس کے اندر ایک سماں باندھ رکھا ہے جو قابل دید وداد ہے۔ لہٰذا میں اس وقت مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک بار پھر آپ کی سماعتوں کو شعر وسخن کی وادی کی سیر کراتا چلوں لیکن روایتی ڈگر سے ذراہٹ کر دراصل میری فہرست میں انجمن تہذیب الکلام کی جانب سے ایک انقلابی ترانہ ہے جسے سماعت کر کے یقیناً آپ کے خوابیدہ احساسات وجذبات بیدار ہوجائیں گے آپ کے پست عزائم بلند وبالا ہوجائیں گے۔

تو آیئے ترانہ پیش کرنے کیلئے میں آواز دیتا ہوں دوایسے ترنم ریز بلبل خوشنوا کو کہ جن کے چہچہائے بغیر ہم مطمئن ومسرور نہیں ہو سکتے میرا اشارہ مولوی عبدالباسط ومحمد مستقیم صاحبان کی طرف ہے میں ترانہ پیش کرنے والوں سے یہ عرض کردوں کہ ؎

اے ترنم کے جزیرہ کے حسیں شہزادے
میں نے ایک ترانہ چنا ہے تیرے ہونٹوں کیلئے
بس میرے حال پہ اتنی سی عنایت کردے
میرے اس ترانے کے ہر شعر میں خوشبو بھردے

موصوف ڈائز پر

نوٹ: انجمن کا نام اور ترانہ پیش کرنے والوں کا نام بطور تمثیل کے لکھا گیا ہے۔

-: دعوت برائے سپاس نامہ :-

رفیقان انجمن! ہم اور ہماری یہ انجمن تہذیب الکلام اس شرف ومجد پر ناز کرر ہے ہیں کہ ہمیں حضرت اقدس مہمان مکرم کی قدم بوسی کی عزت نصیب ہوئی حضرت والا کی تشریف آوری ہمارے لئے باعث صد افتخار ہے ہم تہہ دل سے آپ کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے اپنی بے پناہ مشغولیتوں اور غیر معمولی مصروفیتوں کے باوجود ہماری حقیری سی دعوت قبول فرما کر ارباب انجمن کی دل جوئی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

نیز اس موقع پر ہم جملہ اراکین بزم کی جانب سے حضرت اقدس مہمان مکرم کے نام بشکل نظم سپاس نامہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر ہے ہیں۔

تو آیئے سپاس نامہ پیش کرنے کیلیئے میں مدعو کررہا ہوں مولوی محمد فیاض کو کہ ۔

دکھا وہ حسن عالم سوز اپنی چشم پرنم کو
جو تڑپاتا ہے پروانے کو رلواتا ہے شبنم کو

موصوف ڈائز پر

نوٹ: انجمن کا نام بطور تمثیل کے لکھ دیا گیا ہے اپنے اعتبار سے ترمیم کر سکتے ہیں

-: دعوت برائے نعت اوّل :-

حاضرین محفل! آپ حضرات کے چہروں سے پژمردگی اور آنکھوں سے نیند کے آثار نمایاں ہورہے ہیں جسے دور کرنے کیلیئے ہمارے پاس ایک آلہ ہے

اور وہ ترنم ریز بلبل خوش نوا کا چمن اسٹیج پر چہچہانا ہے تو لیجیئے آپ کی غنودگی کو دور بھگانے کیلیئے میں مدعو کرر ہا ہوں ایک ایسے شاعر کو کہ جس کی آواز میں پھولوں کی مہک کلیوں کی چٹک چڑیوں کی چہک بلبل کی چسک بیک وقت موجود ہے میرا مطمح نظر شاعر اسلام جناب قاری تابش ریحان صاحب ہیں شاعر موصوف کا استقبال اس شعر کے ساتھ کرنا چاہوں گا۔

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں
سنا ہے دن کو اسے تتلیاں ستاتی ہیں
سنا ہے رات کو جگنوں گذر کر دیکھتے ہیں

شاعر صاحب مائک پر

-:بعد نعت:-

سبحان الله اللهم زد

کس کی یہ درد میں ڈوبی ہوئی آواز آئی
نالہ کش میرے سوا کوئی یہاں تھا ہی نہیں

ہے تابش کی شاعری بھی اک ایسا آئینہ
جو بھی دیکھے گا اک نقش جدا لے جائیگا

یہ میرا وہم ہے یا تم نے پکارا مجھکو
کس کی آواز تھی جو مجھ کو سنی لگتی ہے

-: دعوت برائے نعت ثانی :-

معزز سامعین! آپ حضرات کے سکون ووقار استقلال وسنجیدگی نے محفل کی نورانیت کو دو بالا کر دیا ہے جو نہایت ہی پر کشش ہے۔

لیکن دوستو! انسانی طبیعت ایک ہی کیفیت کی زیادہ دیر متحمل نہیں ہو پاتی اور تبدیلی کا تقاضہ کرتی ہے۔

تو آیئے تبدیلی طبیعت کے لئے ایک بار پھر مدحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں قدم رکھیں جس سے ہماری روحوں کو سکون اور دلوں کو قرار حاصل ہو اس کیلئے میں آواز دے رہا ہوں ایک ایسے شاعر رسول کو جو حب نبی سے سرشار ہیں جن کا شیوہ نعت نبی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کرنا ہے ان سے میری مراد مداح رسول مولوی محمد لقمان صاحب ہیں شاعر موصوف کو اس شعر کے ساتھ دعوت دے رہا ہوں۔

موج گل موج صباء موج سحر لگتی ہے
سر سے پاؤں تک وہ سماں ہے کہ نظر لگتی ہے
لمحہ لمحہ میں بسی ہے تیری آمد کی مہک
آج کی رات تو خوشبوؤں کا سفر لگتی ہے

شاعر موصوف ڈائز پر

-: بعد نعت :-

ماشاء الله اللهم زدفزد ؎

یوں بزم سے صاحب دل ہوئے رواں
چن لے چمن سے پھولوں کو جس طرح باغباں
آئی بہار میں گل مہتاب پر خزاں
مرجھاکے رہ گئے ثمرو شاخ کہکشاں

-: دعوت برائے نعت ثالث :-

سامعین باتمکین ! حضرت مفتی صاحب کی دلچسپ تقریر سے سامعین جھوم اٹھے اور مجلس کے اندر نورانیت چھا گئی لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مجلس کی نورانیت کو تادیر برقرار رکھنے کیلئے امام الانبیاء سید ابرار واخیار، ذی وقار آقائے نامدار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نذرانۂ عشق وفا پیش کرنے کیلئے وقت کے مشہور و معروف مترنم نعت خواں کو آپ حضرات کے روبرو کروں میرا اشارہ کلام حسان الہند جناب قاری جمشید جوہر صاحب کی طرف ہے شاعر موصوف سے اس شعر کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ ؎

پاؤں میں میرے ڈال دے زنجیر ڈھونڈ لا
اے جذبۂ جنوں میری تقدیر ڈھونڈلا

اور چھو رہا تھا چاند کہ آنکھ میری کھل گئی
اے دوست میرے خواب کی تعبیر ڈھونڈ لا

شاعر موصوف ڈائز پر

-: بعد نعت :-

الحمد اللہ اللھم زد فزد ۔

کس کی آنکھ جو پرنم نہیں ہے، نہ سمجھو یہ کہ اس کو غم نہیں ہے
سواء درد میں تنہا کھڑا ہوں پلٹ جاؤں مگر موسم نہیں ہے
جب بہار آئی تو صحرا کی طرف چل نکلا
صحن گل چھوڑ گیا دل میرا پاگل نکلا

☆☆☆

-: دعوت برائے نعت رابع :-

ہم سفر ساتھیو! قافلہ شب دور بیت دور جا چکا ہے نیند آنکھوں سے آنکھ مچولی کھیل رہی ہے سامعین آغوش نوم کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھتے چلے جارہے ہیں حاضرین بزم کی بے توجہی سے مجلس پژمردگی کا شکار بنی ہوئی ہے قدرے اکتاہٹ بھی دامن گیر ہے۔

اسلئے افراتفری کے اس ماحول کو سنجیدہ اور پروقار بنانے کیلئے نعتیہ کلام کا سہارا

لیتے ہیں تو آیئے اس کیلئے میں آواز دیتا ہوں منفرد لب ولہجہ اور شگفتہ طرز وترنم کے شاعر قاری باطن فیضی صاحب کو اس شعر کے ساتھ کہ۔

نظریں پھری ہیں جب سے مرے غم گسار کی
حالت نہ پوچھ یار دل بے قرار کی
وعدہ تھا دن ڈھلے کا مگر ہوگئی سحر
اب حد گذر چکی ہے شب انتظار کی

شاعر موصوف ڈائز پر

-:بعد نعت:-

سبحان اللہ اللھم زد فزد ۔

تیری صورت نگاہوں میں پھرتی رہتی ہے عشق تیرا ستائے تو میں کیا کروں
کوئی اتنا تو آ کر بتا دے مجھے جب تیری یاد آئے تو میں کیا کروں
میں نے خاک نشیمن کو بوسے دیئے اور یہ کہہ کر بھی دل کو سمجھا دیا
آشیانہ بنانا میرا کام تھا کوئی بجلی گرائے تو میں کیا کروں

☆☆☆

-: دعوت برائے نعت خامس :-

حضرات سامعین! مسلسل مقررین کے خطاب سے آپ کی قوت سماعت پر ایک قسم کا مزہ منجمد ہو گیا ہے اسلئے آیئے ذائقہ بدلنے اور نشاط پیدا کرنے کیلئے نعت رسول کا سہارا لیں تو لیجئے سید الکونین فخر دو عالم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ہدیۂ نعت پیش کرنے کیلئے ایک ایسے شاعر رسول کو مدعو کر رہا ہوں جو بحر عشق نبوی کا سچا غواص ہے اور عشق رسول میں ڈوب کر پڑھنے کا ہنر جانتا ہے اس سے میری مراد عاشق رسول جناب قاری تابش ریحان صاحب ہیں شاعر موصوف کا استقبال اس شعر کے ساتھ کرنا چاہوں گا ؎

جلسے کو نیند آرہی ہے جگاؤ
آؤ آؤ کوئی نعت نبی گنگناؤ
کہاں ہو تم اے فصل گل کی ہواؤ
ادھر بھی تو گذرو یہاں بھی تو آؤ

شاعر موصوف ڈائز پر

-: بعد نعت :-

الحمد اللہ اللھم زد فزد

رخصت ہوا تو بات میری مان کر گیا ؎
جو اس کے پاس تھا وہ مجھے دان کر گیا

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

-: دعوت برائے نعت سادس :-

پھر نظر میں پھول لہکے دل میں پھر شمعیں جلیں

پھر تصور نے لیا اس بزم میں جانے کا نام

حاضرین! میرا دل بھی مصر ہے اور شائد آپ کا دل بھی بضد ہے کہ ایک بار
ر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے کی مجلس سجائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ
لم کی شان اقدس میں کتنا ہی کلام کیوں نہ پیش کر دیا جائے کم ہے کہ حفیظ تائب جیسا
ظیم شاعر چالیس ہزار اشعار لکھ کر آخر میں یوں گویا ہوا ے

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے

قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے

تو آئیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید مدح سرائی کیلئے ایک ایسے بلبل زار
سے درخواست کریں جس کی آواز میں ایسی کشش ہے کہ جب وہ نغمہ سرا ہوتا ہے تو

فضاؤں پر بھی سکوت طاری ہو جاتا ہے میرا روئے سخن مداح رسول جناب ناصر جا
صاحب کی طرف ہے موصوف کو اس شعر کے ساتھ دعوت ڈائز دے رہا ہوں کہ

کہاں سے وہ ردیف آئے کہاں سے قافیہ آئے
جس کی حد میں تعریف محمد مصطفیٰ آئے
دہن کا حسن ہوتا ہے ثنائے حق تعالیٰ سے
پھر اس کے بعد ہونٹوں پر کلام نعتیہ آئے

شاعر صاحب ڈائز پر

-: بعد نعت :-

ماشاء اللہ اللھم زد فزد

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
جبرئیل پوچھتے تھے فرشتوں سے روک کر
کس کی لبوں پہ نعت نبی تھی ابھی ابھی

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سوم

نظامت برائے عمومی

جلسہ یا کسی معاشرتی وسیاسی پروگرام کو اس نظامت کی مدد سے نہایت ہی باوقار انداز میں انجام دیا جا سکتا ہے۔

احقر نے مختلف جلسوں میں ان مضامین کو پیش کیا ہوا ہے۔

☆☆☆

تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لانبی بعدہ .امابعد!

عظمت واصلاح کی محفل سجی ہے دوستو
جس میں شرکت ہے مبارک اور سعادت دوستو!
حاضرین بزم کو ہے با ادب میرا پیام
السلام السلام السلام السلام

حاضرین! میں آج اپنی اس اناؤنسری کا آغاز آپ حضرات کومخاطب بناتے ہوئے ان اشعار کے ساتھ کرر ہاہوں ۔

گھڑی خوشیوں کی آئی ہے خوشی کی چاہ دیکھیں گے
بسا کر نور آنکھوں میں تمہاری راہ دیکھیں گے
فلک سے چاند اترے گا ستارے مسکرائیں گے
میری بزم خوشی میں آپ جب تشریف لائیں گے

رنگ نشاط بزم دوعالم پہ چھا گیا
جس دن کا انتظار تھا وہ دن بھی آگیا

محترم مہمانان عظام! علمی وفکری عظمت کا نشان آپ کا یہ محبوب

ترین ادارہ مدرسہ تعلیم القرآن ناہیڑہ غازی بنجاران سہارنپور ایسا ادارہ ہے جسے بزرگان دین اوراہل علم ومفکرین اسلام کی دعاؤں کا شرف اور باحوصلہ منتظمین و معاونین کا سدابہار خلوص حاصل ہے اور سرزمین ناہیڑہ میں ہونے والا آج کا یہ اہم ترین اور تاریخی تہذیبی وثقافتی پروگرام ایسا پروگرام ہے جس کی صدارت فرمائیں گے صوفی زماں ماہر علم وعرفاں خطیب ذیشاں جناب حضرت مولانا ومفتی الحاج کوثر سبحانی صاحب استاذ حدیث وفقہ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور جب کہ سرپرستی کی ذمہ داری انجام دیں گے حامی قرآن وسنت ماحی کفر وضلالت داعی اسلام نمونہ اسلاف حضرت العلامہ ومولانا اسلام الحق صاحب شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور۔

حضرات! تلاوت کلام اللہ سے مجلس کا آغاز ہوگا نعتیں ہوں گی اور تقاریر کے بعد دعا کے سہارے پروگرام کا اختتام ہوجائیگا یہ ہے آج کے پروگرام کا ایک اجمالی خاکہ جس کی تفصیل کیلئے ہمیں آپ حضرات کی آپ کی امدادواعانت اور متانت وسنجیدگی کی ضرورت ہے آپ حضرات کے تعاون کے بغیر خیر خوبی کے ساتھ اس پروگرام کوانتہاء تک پہچانا دشوار گذار ہی نہیں بلکہ محال ہے۔

لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنا ہمہ جہتی تعاون پیش کر کے پروگرام کو کامیاب بنائیں گے آپ حضرات کی کدوکاوش جدوجہد حسن انتظام اور آپ کا اخلاص یہ سب آپ کے پروگرام کی کامیابی کی ضمانت ہوگی۔

-: دعوت برائے تلاوت :-

حاضرین مجلس! ان چند تمہیدی کلمات کے بعداب میں بزم کی جلوہ

ساما نیوں اور آپ کے اشتیاق دید کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں رہنا چاہتا ؎

آجاؤ ختم ہو گئے دن انتظار کے
دور خزاں گیا دن آئے بہار کے

توانیے ! آج کے اس پروگرام کا آغاز ایسے تحفۂ خداوندی سے کریں جس نے کروڑوں انسانوں کو دین و دنیا کی لازوال نعمتوں سے نوازا ہے جس کلام میں وہ تاثیر ہے کہ قلوب کو منور کر دیتی ہے وہ کیفیت ہے کہ شجر و حجر بھی جھومنے لگتے ہیں وہ نغمہ ہے جو روحوں کو سرشار کر دیتا ہے اور سید طفیل احمد مدنی نے کہا ہے ؎

بتاؤں میں کیا مصطفٰے دے گئے ہیں
ہدایت کا ایک سلسلہ دے گئے ہیں
کلام الٰہی کی صورت میں ہم کو
وہ ایک نسخۂ کیمیا دے گئے ہیں

اسی معجزے کے حوالہ سے ایک شاعر یوں گویا ہوتا ہے ؎

قرآں ہدایت کا منبع ہر فعل حسن کا داعی ہے
ہر قوم نے پائی عالم میں قرآں سے حیات انسانی
قاصر تھا زمانہ فردا بھی مجبور زمانہ ہے امروز
چیلنج سے فأتوا بسورة کے تھی اہل قلم میں حیرانی

الحاصل: عظمت و برکت سے معمور ہونے اور عظیم الشان امر قرآن کریم کی

تلاوت باسعادت کے لئے میں آواز دینا چاہوں گا ایک ایسے قاری قرآن کو جن کا شمار مشاق القراء میں ہوتا ہے اور جن کی لحن داؤدی خاص وعام میں مشہور ہے ان سے میری مراد حضرت قاری عنایت الرحمان صاحب ہیں قاری صاحب سے درخواست ہے کہ ۔

سناؤ نغمہ قرآن کہ ہم بیدار ہوجائیں
اندھیروں سے نکل کر صاحب انوار ہوجائیں

نیز یہ بھی عرض کردوں ۔

قرآں کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
مل جائے ہمیں رستہ اس نور سے منزل کا

قاری صاحب مائک پر

-:بعد قرأت:-

کلام اللہ کو دل میں بساؤ اے مسلمانو
خدا کی ذات ہی سے دل لگاؤ اے مسلمانو

زمانے میں خدا کا آخری پیغام قرآن ہے
اسی کو مقصد اصلی بناؤ اے مسلمانو

سبحان اللہ ! حضرت قاری صاحب منفرد لب ولہجہ اور حسن صورت میں آیات قرآنی پڑھ کر پوری محفل کو زعفران زار اور مشکبار کرگئے۔

☆☆☆

-: دعوت برائے نعت :-

مندوبین عظام! حق تعالیٰ شانہ کی تحمید کے بعد جو ذات لائق تعریف وتوصیف ہے وہ سرور کونین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے جن کی شان میں اُردو شاعر اقبال سہیل یوں گویا ہوتے ہیں ۔

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی اُبھر نہ سکتا وجود لوح وقلم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی اگر وہ شاہ امم نہ ہوتا

ایک اور فصیح اللسان شاعر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کو اپنے کلام میں اس طرح کہتا ہے ۔

روح محبوبیت جان معشوقیت دونوں عالم میں تم ہی ہو جلوہ فگن
پیکر رنگ وبو حسن جام وسبو زینت میکدہ رونق انجمن
کائنات محبت پہ چھائے نہ کیوں دونوں عالم کو بے خود بنائیے نہ کیوں
آپ کی روشنی چاند تاروں میں ہے آپؐ کے تذکرے ہیں چمن در چمن

سعادت حسن آس اپنے اشعار میں نبی کی تعریف کچھ اس طرح کرتے ہیں ۔

زمین و آسماں روشن مکان ولا مکاں روشن
ظہور مصطفےٰ سے ہو گئے دونوں جہاں روشن

گئی جن راستوں سے تھی سواری کملی والے کی

انہی رستوں کا اب تک ہے غبارِ کارواں روشن

بلکہ اگر یوں کہا جائے تو بالکل بھی غلو نہ ہوگا ۔

ہے فخرِ دو عالم کی ثنا اب بھی ادھوری

صدیوں سے ادیبوں کے قلم ٹوٹ رہے ہیں

دوستو! آج چودہ سو سال کا عرصہ گذر گیا اور آپ کی شان اقدس میں اشعار لکھے اور پڑھے جا رہے ہیں لیکن آپ کا حق نہ کبھی ادا ہوا ہے نہ کبھی ادا ہو سکے گا بالآخر ہر شاعر کو یہ کہہ کر اپنی بات ختم کرنی پڑتی ہے:

بعد از خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر

تو آیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نعت نبی کا گلدستہ پیش کرنے کیلئے میں آواز دے رہا ہوں ایک ایسے شاعر کو جو نعت نبی کی دنیا کا بے تاج شہنشاہ ہے جس کی آواز میں جادوئی مقناطیسیت ہے ان سے میری مراد شاعر اسلام جناب قاری قمر الزماں صاحب ہیں اس شعر کے ساتھ استقبال کرنا چاہوں گا ۔

مجھ کو نہ اپنا ہوش ہے نہ دنیا کا ہوش ہے

بیٹھا ہوں مست ہو کے تیرے خیال میں

تاروں سے پوچھ لو میری روداد زندگی

راتوں کو جاگتا ہوں تمہارے خیال میں

-: بعد نعت :-

کس کی یہ درد میں ڈوبی ہوئی آواز آئی
نالہ کش میرے سوا کوئی یہاں تھا ہی نہیں
ہے قمر کی شاعری بھی ایک آئینہ
جو بھی دیکھے گا اک نقش جدا لے جائیگا

-: دعوت برائے خطابت :-

حاضرین مجلس! اب تک تلاوت کلام اللہ اور نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دور بڑے ہی آب وتاب کے ساتھ چل رہا تھا۔

آیئے اب جلسے کے اصل مقصد کی طرف عود کریں اور وہ بیان وخطابت ہے اور حقیقت یہی ہے کہ نعت اور تقریر کے درمیان بڑا گہرا ربط وتعلق ہے لہٰذا اس مستحکم رشتہ وتعلق کو برقرار رکھتے ہوئے آپ حضرات کو بیان وخطابت کے میدان میں لئے چلتا ہوں۔

بیان وخطابت کی اہمیت وافادیت کو شاعر نے اپنے کلام میں اس طرح کہا ہے۔

بدل دیتی ہے جو دم بھر میں بحرانی فضاؤں کو
جہاد زندگانی میں ایسی تقریریں بھی ہوتی ہیں
خطابت مسجدوں میں زینت محراب وممبر ہے
خطابت معرکوں میں تیر ہے تلوار وخنجر ہے

خطابت نے ہزاروں گل کھلائے ہیں زمانے میں
بہت گل کاریاں ملتی ہیں ماضی کے فسانے میں
خطابت نے ہی ایوبی کی فوجوں کو جگایا تھا
صلیبی قوتوں کو جس نے دھرتی سے مٹایا تھا
خطابت وجد میں آئے تو پھر ہتھیار بن جائے
کبھی خنجر کبھی نیزہ کبھی تلوار بن جائے
خطابت کی گلفشانی مسلّم ہے زمانے میں
یہ نجاشی کے آگے جعفرطیار بن جائے

تو آئیے ! اسی موروثی طرز خطابت کا ایک نمونہ ملاحظہ کریں ایک ایسے خطیب کی زبانی کہ جن کی فصاحت لسانی طلاقت زبانی اور تسلسل بیان کا کوبہ کوشہرہ ہے ان سے میری مراد حضرت مولانا ومفتی فرحت عمر صاحب قاسمی امام خطیب چوہان بانگر دہلی ہیں اسٹیج سے کرسی خطابت پر جلوہ افروز ہونے کیلئے اس شعر کے ساتھ استقبال کرتا ہوں کہ ؎

درد ملت ہے تو آواز اٹھانی ہوگی
صورت حال زمانے کو بتانی ہوگی
تو جو اٹھ جائے ظلم و بے حیائی کے خلاف
تیرے ایمان کی یہ زندہ نشانی ہوگی

حضرت مفتی صاحب کرسی خطابت پر

☆☆☆

-: دعوت برائے تقریر:- (ثانی)

مندوبین کرام! آج کے اس عظیم الشان اور روح پرور اجلاس عام میں فصاحت و بلاغت کے ایسے ایسے شہسوار موجود ہیں جو اپنے آپ میں ایک مثالی شخصیت کے حامل ہیں۔

اس روح پرور اور پر وقار ماحول میں اس شخصیت کو دعوت خطابت دے رہا ہوں جو اخلاص و محبت کے پیکر اور اخلاق و مروّت کے سرچشمہ ہیں ان سے میری مراد ادیب باکمال مقرر شیریں بیاں حضرت مولانا و مفتی عیاض صاحب مظاہری مدظلہ العالی ہیں۔

حضرت والا سے کرسی خطابت پر رونق افروز ہونے کیلئے اس شعر کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ ؎

مہارت ہو جس کو فن میں وہ ریاکاری نہیں کرتا
حقیقت پیش کرتا ہے اداکاری نہیں کرتا
اور شمشیریں چاہے جتنی لے آؤ فوجیں چاہے جتنی نکالو
مجاہد حوصلہ رکھتا ہے تیاری نہیں کرتا

حضرت والا کرسی خطابت پر

☆☆☆

-: تبصرہ بعد خطابت :-

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

معزز حاضرین! حضرت والا آئے اور علمی سمندر کو کوزے میں بند کر کے چلے گئے مختصر سے وقت میں جن قیمتی نصائح سے ہمیں نوازا ہے ان موتیوں کو مجھ جیسا ناقص علم رکھنے والا درجنوں کتابوں سے بھی اخذ نہیں کر پاتا۔

بس رب کریم سے دعا ہے کہ ہم سب کو حضرت کی نصیحتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

-: دعوت برائے خطابت :- (ثالث)

حضرات سامعین! آیئے ایک بار پھر اسی جادوئی شیش محل میں داخل ہوں جس سے تھوڑی دیر پہلے نکل کر آئے ہیں۔

میں اب ایک ایسے خطیب کو آپ حضرات کے روبرو کرنا چاہتا ہوں جو ایک طرف عرصہ دراز سے میدان خطابت میں اپنا سکہ جمائے ہوئے ہیں تو دوسری طرف ام المدارس دارالعلوم دیوبند میں درس وتدریس کے مسند کو بھی سجائے ہوئے ہیں

جنہیں مسائل دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ میں بھی مہارت تامہ حاصل ہے یہ ہماری خوش قسمتی اور نیک بختی ہے کہ ہمارے مابین ایسے درّ بے نظیر وعدیم المثال شخصیت کے حامل حضرت مولانا ومفتی اشرف عباس صاحب دامت فیوضکم تشریف فرماہیں حضرت والا سے کرسی خطابت پر جلوہ فگن ہونے کیلئے اس شعر کے ساتھ درخواست کرونگا کہ۔

تو رازِ کن فکاں ہے اپنی ہستی پر عیاں ہوجا
خودی کا رازداں ہوجا خدا کا ترجماں ہوجا
ہوس نے کردیئے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہوجا محبت کی زباں ہوجا

حضرت والا کرسی خطابت پر

-:تبصرہ بعد خطابت:-

تسکین دل محزوں نہ ہوئی وہ سعی کرم فرما بھی گئے
اس سعی کرم کو کیا کہئے بہلا بھی گئے تڑپا بھی گئے

دوستو! حضرت والا تشریف لائے اور نہایت سلیس انداز میں جامع ومفصل خطاب سے نوازا حالات حاضرہ کے حقائق سے بھی روشناس کرایا امت مسلمہ کی پستی وزوال کے اسباب اور بام عروج تک پہنچنے کے راستے بھی بتلائے اللہ تعالیٰ ہم سامعین کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔آمین

-: دعوت برائے خطابت رابع :-

سامعین عظام! بحمد للہ پروگرام رفتہ رفتہ نقطۂ عروج کی طرف بڑھ رہا ہے تو آیئے اسے مزید تقویت دینے کیلئے اب آپ حضرات کی ملاقات ایک ایسے خطیب سے کراؤں کہ جن کی سحر لسانی اور شعلہ بیانی کا چرچا چہار دانگ عالم میں پھیلا ہوا ہے جن کی خطابت کو سماعت کرنے کے بعد خون میں حرارت اور دلوں میں بے لوث جوش وولولہ پیدا ہوتا ہے ان سے میری مراد مقرر بے باک مبلغ مایۂ ناز جناب حضرت مولانا ومفتی مستقیم صاحب استاذ تفسیر وفقہ جامعہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ ہیں حضرت والا کا اس شعر کے ساتھ استقبال کروں گا کہ ؎

کیا ہے عالم کیا بتاؤں تیری زورلسانی کا
سنا ہے ہر طرف چرچا ہے تیری جادو بیانی کا
ذرا ہم کو بھی دکھاؤ وہ سحر لسانی اپنی
سنا ہے تم جادو کی زبان رکھتے ہو

حضرت والا کرسی خطابت پر

-: تبصرہ بعد خطابت :-

اس علم کے شیریں بادل نے قطرے اتنے برسائے
سب نے ہی پیا اور خوب پیا پیمانے تک بھر لائے

حاضرین جلسہ! یہ تھے حضرت مولانا مفتی مستقیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ حضرت والا کے انداز تخاطب کی انفرادیت اور اسلوب خطابت کا آپ نے بھی مظاہرہ کرلیا میں حضرت مفتی صاحب کو سامعین کی طرف سے یہ عرض کردوں کہ حضرت سامعین بزبان حال یہ کہہ رہے ہیں ۔

مشرق سے ہو بیزار مغرب سے گزر کر
فطرت کا اشارہ ہے ہر شب کو سحر کر

-: دعوت برائے خطابت خامس :-

حسن ہی حسن ہے جس سمت اٹھاؤں آنکھیں
نور ہی نور ہے تا حد نظر آج کی رات

حضرات گرامی! سبحان اللہ اس نور و نکہت میں ڈوبی ہوئی رات کا کیا کہنا عجب سماں اور عجیب منظر ہے تا حد نظر نور ہی نور ہے ایسے پرکشش ماحول میں آپ حضرات کی جذباتی کیفیت کو سازگار بنانے کیلئے ایک ایسے عمدہ خطیب کو آواز دینے جا رہا ہوں جو میدان خطابت کا بڑا پرانا شہسوار ہے جس کی معرکۃ الارا خطابت اور شعلہ بیانی پر پوری دنیا میں ہنگامہ بپا ہے جس نے خداداد لیاقت و صلاحیت کی بدولت ملک کے ہر خطے میں حسن اسلوبی اور خوش خلقی کے ساتھ مذہب اسلام کا تعارف کرایا ہے اس سے میری مراد مقرر بے بدل متکلم وقت جناب حضرت الحاج مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی چترویدی صاحب ہیں حضرت والا کا نہایت ہی ادب و احترام کے

ساتھ کرسی خطابت پر رونق افروز ہونے کے لئے علامہ اقبال کے اس شعر کے ساتھ استقبال کرونگا کہ ۔

تیری نگاہ میں ہے معجزات کی دنیا
میری نگاہ میں ہے حادثات کی دنیا
تخیلات کی دنیا غریب ہے لیکن
غریب تر ہے ممکنات کی دنیا
عجب نہیں کہ بدل دے اسے تیری نگاہ
بلا رہی ہے تجھے ممکنات کی دنیا

حضرت والا کرسی خطابت پر

-:تبصرہ بعد خطابت:-

نہ یہ رات ختم ہوتی نہ یہ بات ختم ہوتی
جو پیاس دل کی بجھتی تو کچھ اور بات ہوتی

حاضرین ! یہ تھے حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی چترویدی صاحب جن کی تبحر علمی اور فصاحت و بلاغت سے مزین و مرصع تقریر ہم سبھی سماعت فرما رہے تھے جس سے افسردہ قلوب منور ہورہے تھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت والا کی قیمتی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

☆☆☆

-: دعوت برائے خطابت سادس :-

ہے جستجو کہ خوب سے خوب تر کہاں
ٹھہرتی ہے دیکھئے جاکر نظر کہاں

مندوبین عظام! آیئے صدارتی خطاب سے قبل ایک شعلہ نوا واعظ اور دھما کہ خیز خطیب کو آپ حضرات کے روبرو کرنے جارہا ہوں جو ایک طرف کروڑوں کے مجمع کو سنجیدگی بخشنے والا ادیب ہے تو دوسری طرف ایوان سیاست میں ہلچل مچادیئے والا مشیر اور ایوان باطل میں زلزلہ بپا کردینے والا امیر بھی ہے اس سے میری مراد شہنشاہ خطابت ومقرر ذیشاں حضرت مولانا ومفتی رفاقت صاحب استاذ حدیث وفقہ جامع مسجد امروہہ ہیں حضرت والا سے کرسی خطابت پر جلوہ فگن ہونے کیلئے اس شعر کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ ؎

کچھ ایسی بے خودی تھی ترے انتظار میں
تصویر بن چکا تھا ترے انتظار میں
آنکھیں مچل رہی تھیں ترے انتظار میں
بے تاب ہو رہا تھا ترے انتظار میں
گزر چکا ہے اب ترے انتظار کا موسم
تری آمد سے آگیا بہار کا موسم

حضرت مفتی صاحب کرسی خطابت پر

-: تبصرہ بعد خطابت :-

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا

ساتھیو! حضرت مفتی صاحب تشریف لائے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں
دل مفصل خطاب فرمایا اور دوائے دل بھی تقسیم کر گئے۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت کے علمی ودوررس گفتگو پر عمل کرنے کی توفیق نصیب
فرمائے۔آمین

-: دعوت خطابت برائے مہمان خصوصی :-

ہم نشینان محفل! اب میں بلا کسی تاخیر کے اس شخصیت گرامی کو دعوت
خطاب دینے جارہا ہوں کہ جن کا مشغلہ قدم قدم پر علم کے چراغ روشن کرنا ہے جو
منطق وفلسفہ کے امام اور تفسیر وفقہ کے سرخیل ہیں جو درسیات پر عبور رکھنے کے ساتھ
ساتھ عصر جدید کے نباض عظیم بھی ہیں جو ادب وافتاء کے شہسوار قلم اور میدان صحافت
کے رئیس التحریر ہیں جو تعلیمی مراحل میں از ہر ہند ثانی جامعہ مظاہر العلوم سے سند یافتہ
ہیں جو بیعت وسلوک میں محدث العصر حضرت الشیخ مولانا محمد یونس صاحب زاد اللہ
شرفاً وتعظیماً شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے خلیفہ مجاز بھی ہیں ان سے میری
مراد عالم کبیر منطقی بے بدل متکلم وقت جناب حضرت الحاج مولانا ریاض احمد صاحب

دامت فیوضکم کی ذات گرامی ہے حضرت والا سے نہایت ادب واحترام کے ساتھ درخواست ہے کہ ہم حاضرین جلسہ کو اپنے کلمات عالیہ سے مستفیض فرمائیں۔

حضرت مہمان مکرم کا استقبال ساقی نامہ کے چند اشعار سے کرنا چاہوں گا کہ

شراب کہن پھر پلا ساقیا
وہی جام گردش میں لا ساقیا
مجھے عشق کے پر لگا کر اڑا
میری خاک جگنو بنا کر اُڑا
خرد کو غلامی سے آزاد کر
جوانوں کو پیروں کا استاد کر
ہری شاخ ملت ترے نم سے ہے
نفس اس بدن میں تیرے دم سے ہے

حضرت مہمان مکرم کرسی خطابت پر

-: دعوت خطابت برائے صدر اجلاس :-

ع اب تو جام آخری پینا ہے ساقی
تھوڑی دیر اور داستاں سن لو
سحر ہوتے ہوتے نہ جانے ہم کہاں ہونگے

شرکاء اجلاس! میں آپ حضرات کی تڑپ وچہروں پر انتظار واشتیاق کی گہری لکیروں کو دیکھ کر محسوس کررہا ہوں کہ آپ حضرت صدر محترم کے پند ونصائح

لئے بیتاب و بے قرار ہیں اور سچ بھی یہی ہے کہ ہم اپنے بڑوں کی نصیحتوں مشوروں اور رہنمائیوں کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتے تو آیئے مجلس کی آخری کڑی اختتام بالخیر کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کیلئے میں صدر اجلاس عظیم المرتبت، رفیع الدرجت عالم کبیر حضرت مولانا و مفتی ظفیر الدین صاحب دامت فیوضکم وحفظہ اللہ کو دعوت خطاب دوں حضرت صدر محترم کے بارے میں اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ ۔

چہرہ کھلی کتاب ہے عنوان جو بھی دو
جس رُخ سے بھی پڑھو گے انہیں جان جاؤ گے

لہٰذا میں صدر محترم سے نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے مفید تأثرات اور حکیمانہ کلمات سے ہم تمام حاضرین کی رہبری و رہنمائی فرمائیں نیز اپنی دعا پر محفل کا اختتام بھی فرمائیں حضرت صدر محترم کا استقبال خواجہ مجذوب کے ان اشعار سے کرنا چاہوں گا کہ ۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی
ایک تم سے کیا محبت ہوگئی
ساری دنیا ہی سے وحشت ہوگئی
لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرتا ہے دل
ہوگئی اب تو محبت ہوگئی

حضرت والا کرسی خطابت پر

باسمہ تعالیٰ

خطبہ استقبالیہ

ان الحمدللہ تعالیٰ وصلاۃ علی من کان نبیاً اما بعد!

علمی وفکری عظمت کا نشان آپ کا یہ محبوب ترین ادارہ مدرسہ ابراہیمی شمس العلوم چندر دئی جسے بزرگان دین اور اہل علم مفکرین اسلام کی دعاؤں کا شرف اور باحوصلہ منتظمین ومعاونین کا سدابہار خلوص حاصل ہے

اولاً آپ حضرات کا اطراف واکناف اور قرب وجوار سے سفر کی صعوبت وتکالیف برداشت کر کے دینی جذبہ اور اسلامی ولولے سے اس اجلاس میں شرکت فرمانا یقیناً دینی حوالے سے ہے ہم اراکین ادارہ رسماً نہیں بلکہ بصمیم قلب شکر گزار ہیں آپ حضرات کی آمد اور جلسہ میں شمولیت ہمارے لئے حددرجہ باعث مسرت ہے۔

حضرات سامعین ! خصوصاً آج کا دن مدرسہ ہذا کیلئے یوم عید اور رات شب برأت ہے کہ آج صحن چمن میں ایک ایسی قد آور شخصیت اور علم وعمل کا ایک ایسا گل ہزار رنگ قدم رنجہ ہوا ہے جس کی آمد کی تمناؤں میں ہم نے کتنی بے قراریوں کی کروٹیں بدلی ہیں اور آج جب کہ وہ آپہنچا ہے استقبال کی خاطر ہماری آنکھیں ہی نہیں بلکہ دل فرش راہ ہیں اور تمام منتظمین مدرسہ ہذا بزبان حال یہ کہہ رہے ہیں کہ

ہے دیکھا جب سے یہ میں نے کہ وہ گلشن میں آئے ہیں

خوشی سے چومتا پھرتا ہوں گلشن کے پھولوں کو

محترم مہمان عظام! جس طرح چانداور اسکی صاف وشفاف چاندنی کے تعارف کی ضرورت نہیں جس طرح آسمان پر مسکراتے ہوئے ستاروں کے تعارف کی ضرورت نہیں جس طرح ساکنان ارضی کو صبح کا پیغام دینے والے سورج کے تعارف کی ضرورت نہیں جس طرح سمندر کے پر اسرار سکوت اوراس کی گہرائی وگیرائی کے تعارف کی ضرورت نہیں ایسے ہی کچھ ممتاز شخصیتیں ہوتی ہیں کچھ نمایاں چہرے ہوتے ہیں کہ جن کے تعارف کی قطعاضرورت نہیں ہوتی۔

عزت مآب عالی جناب استاذ محترم جانشین شیخ الاسلام الحاج حضرت اقدس مولانا سید ارشد مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت بھی ایسی ہی ہے جن کے تعارف کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

حاضرین کرام! آج ہم جن عظیم المرتبت اور یگانۂ روزگار ہستی کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں وہ اس ملک کی شہرۂ آفاق تنظیم جمعیۃ علماء ہند کے صدر نیز انجمن شباب الاسلام کے بھی صدر ہیں اور عرصۂ دراز سے از ہر ہند دار العلوم دیوبند میں رہ کر اپنے علوم سے تشنگان علوم نبویہ کو مستفیض کرر ہے ہیں اوراپنی فیاضی نیز علمی جلالت شان اوراعلیٰ خدمات کی بناپر مقبول وخاص وعام ہیں۔اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایہ ہم سب پرتادیر قائم رکھے آمین۔

ثانیاً......! آپ حضرات اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ سرزمین ہند پر جب انگریزوں کا ناپاک سایہ پڑا ملک کے ہر خطہ میں فرنگیوں کا تسلط ہوا انگریزوں نے باشندگان وطن کے گلے میں محکومی وغلامی کا پھندا ڈالنا شروع کیا ملک کی پاک باز خواتین انکی عیش کشی کا شکار بننے لگیں تو اس وقت ہر اہل ہند کے دل میں ان ظالموں سے رہائی کیلئے جذبہ پیدا ہوا اور حریت کی خاطر ملک گیر تحریک چلائی گئی اور وہ قوم جو فرنگیوں کی آنکھ کا کانٹا اور ان لوگوں نے جس فریق کو اپنا دشمن منتخب کرلیا تھا۔ یہی وجہ تھی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں فرنگیوں کا سب سے بڑا ہدف یہ تھا کہ ہندوستان سے قرآن کریم کو ختم کردیا جائے اور علماء پیدا کرنے والے مدارس اسلامیہ کو بند کردیا جائے۔

اللہ جزائے خیر دے ہندوستان کے دوراندیش اکابرین کو کہ انگریزوں کے اس ناپاک خواب کو شرمندہ تعبیر ہونے سے روک دیا۔

ہمارے اکابرین نے اس ملک میں دین اسلام کے تحفظ کی خاطر جگہ بجگہ مدارس ومراکز کی بنیاد رکھی اور اپنے خون جگر سے ان اداروں کی آبیاری وآب پاشی کی۔

بحمد للہ......! ان بزرگوں کے لگائے ہوئے پودے آج تناور درخت کی شکل اختیار کرچکے ہیں۔ انہیں اکابرین کی شجرکاریوں میں سے ایک شجر مدرسہ ہذا بھی ہے جن کی تاسیس ۱۹۸۳ء میں ہوئی۔

جس آب وتاب کے ساتھ اس کی شروعات ہوئی تھی دن بدن اسکے اندر ترقی ہوتی گئی اور آج عالم یہ ہے نظر اٹھائیے تو ہر طرف چہل وپہل ہے کان لگائیے تو نغمہ کی

جاں نوازی ہے سونگھئے تو خوشبوؤں کی عطر ریزی ہے غرض یہ کہ ہر چہار جانب سے قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں گونج رہی ہیں۔

اور الحمدللہ اب تک کا یہ طویل سفر نہایت ہی خوش گوار رہا ہے اور مدرسہ ہٰذا کا یہ آٹھواں سہ سالہ اجلاس عام ہے جس میں تحفیظ القرآن سے فارغ ہونے والے طلباء کی تعداد تقریباً دوسو کے قریب ہو چکی ہے اور امسال شعبۂ تحفیظ القرآن سے فارغ ہونے والے طلباء کی تعداد ۲۷ ر ہے اور فی الوقت مدرسہ ہٰذا میں کل طلباء وطالبات کی تعداد تقریباً ۴۵۰ ر ہے جن میں تقریباً ۲۰۰ ر طلبائے کرام کے قیام وطعام کا مدرسہ ہٰذا ہی کفیل ہے نیز طلبہ وطالبات کی کثرت تعداد کی وجہ سے ان کی اچھی تعلیم وتربیت کیلئے ۱۸ ر ماہر تجربہ کار حافظ وقاری عالم وفاضل اساتذہ موجود ہیں جن میں دو مبلغ اور دو ملازم ہیں۔ اور مدرسہ ہٰذا کے اندر تعلیمی شعبے درجۂ حفظ وتجوید، درجۂ فارسی از عربی اول تا عربی چہارم علاوہ ازیں شعبۂ پرائمری تا مڈل کلاس مع دینیات شعبۂ دعوت وتبلیغ اسی طرح طلبہ کی تقریری مشق کیلئے شعبۂ انجمن بھی قائم ہے۔ یہ تمام ترترقیات آپ تمام اہل خیر حضرات کی خصوصی توجہات ومالی اعانتوں اور امداد سے ہیں (اللہ تعالیٰ سب حضرات کو جزائے خیر دے)۔ آمین

حضرات مخلصین! لیکن مدرسہ ہٰذا کی بہت ساری ضرورات ابھی تشنۂ تکمیل ہیں جن میں دارالقرآن کی تعمیر طلباء کرام کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے

موجودہ دارالاقامہ اپنی تنگ دامانی کا شکوہ ہے اسی طرح مسجد کی توسیع ،پانی کی تنگی، مہمان خانہ، بیت الخلاء غسل خانہ، وضوخانہ وغیرہ سرفہرست ہے۔

ہم اہل ادارہ آپ سب اہل خیر حضرات اوراپنے محسنین ودیگر حضرات پر نگاہیں جمائے بیٹھے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے عزائمات کی پایۂ تکمیل میں ہر طرح کا تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

آخر میں ہم جملۂ اراکین مدرسہ ہٰذا آپ تمام حضرات کی آمد اور خصوصاً مہمان معظم کی تشریف آوری پر اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعاء کرتے ہیں کہ انکے لطف وعنایات اور رہنمائی ودستگیری کا سلسلہ ہم پر تادیر قائم رہے۔آمین

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

یہ خطبہ استقبالیہ مدرسہ ابراہیمی شمش العلوم کے سہ سالہ اجلاس کے موقع پر صدر المدرسین والد ماجد جناب حضرت مولانا شعیب اختر صاحب قاسمی دامت ظللکم کے حکم پر احقر نے قلم بند کیا تھا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہارم

پسندیدہ اشعار

اس باب میں علیحدہ علیحدہ عنوان پر چنیدہ و متفرق اشعار دورانِ نظامت استعمال کیلئے لکھے گئے ہیں جس سے پروگرام کے حسن میں مزید اضافہ ہوگا۔

☆☆☆

چنیدہ اشعار

دعوت نعت و نظم کے واسطے اشعار

کرو ذکر طیبہ مزہ آرہا ہے = سیرۃ النبی کا ہے یہ جلسہ مزہ آرہا ہے
پڑھو اس طرح نعت جھوم کر اے شاعر = کہے بچہ بچہ کہ مزہ آرہا ہے

عشق نبی میں جھوم کر نعتیں سنایئے
ہم رندکو شرابِ محبت پلایئے
اتنا پلایئے کہ بجھ جائے تشنگی
اے شاعر ملت تشریف لایئے

فضائے شوق بہت خوشگوار ہے ساقی
نزولِ رحمت پروردگار ہے ساقی
بیٹھے ہیں بادہ خار ہاتھوں میں سبو لیکر
چلے بھی آیئے کہ آپ کا انتظار ہے ساقی

ارے تجھے مجاز ہے جو چاہے فیصلہ کردے
دے عمر قید کی سوغات یا رہا کردے

اگر تم کو زبان وادب پر وجود حاصل ہے
تو ایک لفظ محمدؐ کا ترجماں کردے

ہم رند ہیں ایک جام محبت کا پلادے
اللہ کے محبوب کا دیوانہ بنادے

رنگ وبو سے تیرے معمور ہیں گلہائے چمن
شمع محفل میں لگائے ہوئے ہیں تجھ سے لگن

ایک نیا انداز لیکر آؤ بزم ناز میں
ساری محفل جھوم اٹھے بس تیری آواز سے

میں نے آواز تمہیں دی ہے بڑے ناز کے ساتھ
تم بھی آواز ملا دو میری آواز کے ساتھ

آنکھ کو بیدار کردے وعدۂ دیدار سے
زندہ کردے دل سوز کو جوہر آواز سے

بہار پہ آؤ تو کوئی بات بنے
کلی کلی کھلاؤ تو کوئی بات بنے
بہت ناز ہے جو تم کو اپنے لہجے پر
نبی کی نعت سناؤ تو کوئی بات بنے
آ جاؤ کہ اب خلوت غم خلوت غم ہے
اب دل کے دھڑکنے کی بھی آواز نہیں ہے

ساز دل پہ نغمۂ نعتِ پیغمبر گائے جا
عشق کے آتش کدے کو اور بھی گرمائے جا

اس شہر میں کس سے ملیں ہم سے تو چھوٹیں محفلیں
ہر شخص تیرا نام لے ہر شخص دیوانہ تیرا
کوچے کو تیرے چھوڑ کے جوگی ہی بن جائیں مگر
جنگل تیرے پربت تیرے بستی تیری صحرا تیرا
بے شک اسی کا دوش ہے کہتا نہیں خاموش ہے
تو آپ کر ایسی دوا بیمار ہو اچھا تیرا

بے درد سُنی ہو تو چل پڑھتا ہے کیا اچھی نظم
عاشق تیرا ،رسوا تیرا، شاعر تیرا، انشاء تیرا

☆☆☆

رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
خود دارئی ساحل دے آزادئ دریا دے
نوا پیرا ہوائے بلبل کہ ہو تیرے ترنم سے
کبوتر کے تن نازک میں شاہین کا جگر پیدا

صاحب طرز شہنشاہ ترنم ہے وہ
گلشن بزم میں پھولوں کا تبسم ہے وہ
وہ اگر نغمہ سرا ہو تو حوالہ ہو جائے
جیسے ہو چاند طلوع اور اُجالا ہوجائے

روح کا ساز چھیڑ جاتی ہے دل کی رگ رگ میں گنگناتی ہے
صرف لہجہ ہی نہیں ترنم خیزان کی خامشی بھی دل کو لبھاتی ہے

☆☆☆

آجاؤ مسکراتے ہوئے جان گلستاں
میرے چمن کا جشن بہاراں تمہیں سے ہے

نئی دنیا نئے انسان نئی رفتار ہے ساقی
کہ ہر بیگانۂ عقل وخرد ہوشیار ہے ساقی
تیرہ وتار فضاؤں میں چراغاں کردو
دشت وصحرا کی زمین رشک گلستاں کردو
سجی ہے محفل اہل سخن تشریف لے آؤ
سخندان جہاں میں اپنی اک پہچان بن جاؤ

ذہن میں چراغاں ہے روح جگمگاتی ہے
کیوں کہ آج محفل میں تیری یاد آئی ہے

اے جان وفا جلوہ دکھانے کیلئے آء
اس کاسۂ گلشن کو سجانے کیلئے آء
بیتاب نگاہوں کا بھرم ٹوٹ نہ جائے
اس سوئی ہوئی محفل کو جگانے کیلئے آء

خروش آموز بلبل ہو گرہ غنچے کی وا کر دے

کہ تو اس گلستاں کے واسطے باد بہاری ہے

دیکھی ہے جھلک تیری ہنستے ہوئے تاروں میں

تم سا کوئی پھول نہیں دنیا کی بہاروں میں

یہ خموشی کیسی ہے میرے ساقیا

چھیڑ نغمہ کوئی کیف و مستی میں آ ء

پلکوں پہ رک گیا ہے سمندر رخمار کا

کتنا عجیب ستم ہے تیرے انتظار کا



نعت و نظم کے بعد تعریف کیلئے اشعار

اس پیکر نا ہید کی ہرتان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

جی اٹھا مغموم دل تیری آواز سے
پھر ذرا مُطرب ہوئے وہ اس انداز سے
اہل محفل عرش محفل ہوگئے
بزم میں نغمہ سرا ہوئے وہ اس انداز سے

دو اشک جانے کس لئے پلکوں پہ آکر ٹک گئے
الطاف کی بارش تیری اکرام کا دریا تیرا

یہ جام تو واللہ غضب کرگیا ساقی
ایسی تو کبھی تو نے پلائی ہی نہیں تھی

اس قدر افسردہ خاطر کون محفل سے گیا
ہر کسی کی آنکھ پرنم ہے دلِ آزاراں سمیت

قاصر نہ یہ زباں ہوتی تو کچھ ثنائی کرتا

تیرے حسن کے درود ہوں تو لب کشائی کرتا

یہ کون صحن چمن سے گزر گیا

اب تک ہیں پھول چاک گریباں کئے ہوئے

کتنی رس گھولتی ہوئی آواز ہے

دل کو جو اپنا بنا لے وہی حسیں انداز ہے

پینے والے دیکھ پی کر آج ان کی آنکھ سے

پھر یہ عالم ہوگا کہ خود کا کچھ پتہ ملتا نہیں

آواز سنا کر پھر مجھے بیتاب کر دیا

ایک لطف آ چلا تھا تیرے انتظار میں

تشنگی جم گئی پتھر کی طرح ہونٹوں پر

ڈوب کر بھی تیرے دریا سے پیاسا نکلا

ایک دو بوند سے رندوں کا بھلا کیا ہوگا

ہم تو کہتے ہیں کہ میخانہ اٹھا کر دے دو

ان سے مل کر مجھے رونا تھا بہت رونا تھا
تنگی وقت ملاقات نے رونے نہ دیا

☆☆☆

دعوت خطابت کے واسطے اشعار

اے میرے محترم چلے آیئے
ہونگاہ کرم چلے آیئے
دل میں ہے درد بیقراری کا
ہماری آنکھیں ہیں نم چلے آیئے
تم مسیحا ہو تم معالج بھی ہو
اے طبیب صالح چلے آیئے

مۓ انگور پلادے ساقی
شعلۂ طور پلا دے ساقی
حوض کوثر سے منگاکر مجھ کو
نور ہی نور پلادے ساقی
اپنی آنکھوں سے میرے ساغر میں
زندگانی نچوڑ دے ساقی

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں
اسی روز وشب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان ومکاں اور بھی ہیں

کچھ باتیں ایسی بتلاؤ کچھ ایسی نصیحت کر جاؤ
دل سویا ہوا پھر جاگ اٹھے آنکھیں بھی پرنم کر جاؤ

چشم کو اشکبار کر اشک کو تابدار کر
سوز دروں اور بھی قلب کو بیقرار کر
ہمارے سوا کوئی نہیں درد کا مسکن واہیں
اے دلِ درد آشنا درد کو اختیار کر

علم وادب میں جس کی بڑی دھوم دھام ہے
مہرد وفاء خلوص کا جو پیش امام ہے

شہنشاہ بلاغت چلے آیئے
تاجدار فصاحت چلے آیئے
لے کے گلزار طیبہ کے گل کی مہک
مشکبار خطابت چلے آیئے

آجاؤ کہ زینت محفل ہو تم
آؤ آؤ کہ فرحت محفل ہو تم
پیاسوں کے لئے دریائے خوشدل ہو تم
ڈوبتی کشتی کے لئے ساحل ہو تم

☆☆☆

کہیں ابطال باطل ہے کہیں حق کی ہے تعمیر
کبھی شعلہ ہے کبھی شبنم ہے حضرت کی تقریر

منجمد خوں کو موجوں کی روانی دیدے
پھر سے احساس فسردہ کو جوانی دیدے

ذرا دیکھ اے ساقی لالہ فام
سناتی ہے یہ زندگی کا پیام
پلا دے مجھے وہ مئے پردہ سوز
کہ آتی نہیں فصل گل روز روز
وہ مے جس سے ہو روشن ضمیر حیات
وہ مے جس سے ہے مستی کائنات

وہ مے جس میں ہے سوز وساز ازل

وہ مے جس سے کھلتا ہے راز ازل

اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے

لڑا دے ممولے کو شہباز سے

نمایاں ہو کے دکھلا دے کبھی ان کو جمال اپنا

بہت مدت سے چرچے ہیں تیرے باریک بینوں میں

☆☆☆

بعد خطابت تعریف کیلئے اشعار

نقش ہوتی جارہی تھی دل پران کی گفتگو

گرہم کریں فکراصلاح تو مسئلہ حل ہوجائے گا

قدم چوم لے گی خود بڑھ کے منزل

مسافر اگر ہمت نہ ہارے

کب زباں کھولی ہماری لذت گفتار نے

پھونک ڈالا جب چمن کو آتش پیکار نے

کئی صدیوں میں آتا ہے کوئی اک ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور میخانہ

ادب آموز میرے پاس الفاظ نہیں اُس وقت
کسی اور وقت بناؤں گا تیری تعریف میں جملے

آنکھوں میں بس کے دل میں سما کر چلے گئے
خوابیدہ زندگی تھی جگا کر چلے گئے

نہیں معلوم حد منزل عرفاں کہاں تک ہے
پتہ ہر شخص دیتا ہے پہنچ جسکی جہاں تک ہے

سن کر بیان آپ کا حیران رہ گئے
نکلے نہیں کسی کے ارمان رہ گئے

تقریر میں آتی ہے کہاں کیفیت دل کی
محسوس جو ہوتا ہے بتایا نہیں جاتا

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
تمہیں چل دیئے داستاں کہتے کہتے

☆☆☆

نعت خواں کے کسی شعر کو مکرر پڑھوانے کیلئے شعر

بن دیکھے جن کو پیار کروں، اگر دیکھوں ان کو جان بھی دوں
اک بار کہو او جادو گر، یہ کون سا کھیل رچایا ہے تم نے

درمیان میں مجلس سے جانے والوں کو روکنے کیلئے اشعار

اگر جانا ہے تمہیں تو جاؤ ہم روکتے کہاں ہیں
مگر ہمارے دل کی طرف سے اجازت کہاں ہے

کچھ دم کا مہماں ہوں اے اہل محفل
چراغ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں

کھلونا جان کر تم تو میرا دل توڑے جاتے ہو
مجھے اس حال میں کس کے سہارے چھوڑے جاتے ہو
خدا کا واسطہ دیکر منالوں دور ہوں لیکن
تمہارا راستہ میں روک لوں مجبور ہوں لیکن
کہ میں چل بھی نہیں سکتا اور تم دوڑے جاتے ہو
گلہ تم سے نہیں کوئی مگر افسوس تھوڑا ہے

کہ جس غم نے میرا دامن بڑی مشکل سے چھوڑا ہے

اسی غم سے میرا یوں آج رشتہ جوڑے جاتے ہو

میرے دل سے نہ لو بدلہ زمانے بھر کی باتوں کا

ٹھہر جاؤ سنو مہمان ہوں میں آج کی راتوں کا

چلے جانا، چلے جانا، ابھی سے کس لئے منہ موڑے جاتے ہو

جانے کا ارادہ خدارا ابھی نہ کرنا

دنیا کی مسرت میری گود آئی ہوئی ہے

☆☆☆

اختتام جلسہ پر اظہار تشکر کیلئے اشعار

مشغولیت کے باوجود تشریف لائیں ہیں یہاں

شکریہ ہے آپ کا آپ پھر آئیں یہاں

آج کی تقریب ہوگئی بحسن وخوبی اختتام

السلام السلام السلام السلام

☆☆☆

پسندیدہ متفرق اشعار

دوران نظامت استعمال کیلئے جس سے پروگرام کے حسن میں مزید اضافہ ہوگا

پریشان رات ساری ہے ستارو تم تو سوجاؤ
سکوت مرگ طاری ہے ستارو تم تو سوجاؤ
ہنسو اور ہنستے ہنستے ڈوبتے جاؤ خلاؤں میں
ہمیں یہ رات بھاری ہے ستارو تم تو سوجاؤ
ہمیں تو آج کی شب پو پھٹے تک جاگنا ہوگا
یہی قسمت ہماری ہے ستارو تم تو سوجاؤ
ہمیں بھی نیند آجائیگی ہم بھی سو ہی جائیں گے
ابھی کچھ بے قراری ہے ستارو تم تو سوجاؤ

اتنے خاموش بھی رہا نہ کرو غم جدائی میں یوں کیا نہ کرو
خواب ہوتے ہیں دیکھنے کیلئے ان میں جا کر مگر رہا نہ کرو

منجدھار میں کشتی کو چلانا سیکھو
ظلمت میں دیئے حق کے جلانا سیکھو
یوں تو کہنے کو سبھی کہتے ہیں اللہ اللہ
تم تو اللہ کیلئے سرکو کٹانا سیکھو

ہائے افسوس کہ قرآن تم سے چھوٹ گیا
عیش میں دامن ایماں تم سے چھوٹ گیا
مل رہی ہے تمہیں اپنے ہی گناہوں کی سزا
دوستو! حشر کا داماں تم سے چھوٹ گیا
جہاں پر ذکر ہو ان کا وہاں آؤ ضرور آؤ
ملیں جو پھول گلزار نبی کے ان کو چن لاؤ
انہیں کی کالی کملی میں شفاء روح ہے حامد
حقیقی زندگی چاہو تو کملی سے لپٹ جاؤ

زباں پر مومنوں کے جب بھی ذکر تاجدار آئے
تو اس کے بعد لازم ہے کہ ذکر چار یار آئے

ابوبکرؓ و عمرؓ ،عثمانؓ وحیدرؓ باوفاجب ہوں
تو کیوں کرنہ باغ مصطفیٰ میں پھر بہار آئے

چمکتا رہے تیرے روضہ کا منظر
سلامت رہے تیرے روضہ کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذر
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالی
(حضرت نانوتویؒ)

کیا بتاؤں اے مسلماں تجھ سے نادانی تیری
نام کو بس رہ گئی ہے اب مسلمانی تیری
تھا کبھی حیران زمانہ تیری شوکت دیکھ کر
ہوگئی ضرب المثل عالم میں حیرانی تیری

یقیں آئے یقیں کرلو میری باتیں ذہن نشیں کرلو
دور حاضر کے مصلحت ہیں یہ دشمنوں کو بھی ہمنشیں کرلو

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے

صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق

کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

(اقبالؒ)

دل بدل سکتے ہیں جذبات بدل سکتے ہیں

ملک کے فکر وخیالات بدل سکتے ہیں

دور موجود کے دن رات بدل سکتے ہیں

تم بدل جاؤ تو یارو حالات بدل سکتے ہیں

(اقبالؒ)

شکر ہے راہ ترقی میں اگر بڑھتے ہو

یہ تو بتلاؤ کہ قرآن بھی کبھی پڑھتے ہو

کرتے ہو تم خوشامد دنیا کی بڑھا کے ہاتھ

اللہ کی طرف نہیں اٹھتے دعا کے ہاتھ

(اقبالؒ)

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟
یہ ایک ابر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے؟
تمام دشت پیاسا دکھائی دیتا ہے

جس نے ذروں کو اٹھایا اور صحراء کر دیا
جس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

کانٹوں پہ جو پلتا ہے شعلوں میں جو جلتا ہے
وہ پھول ہی گلشن کی تاریخ بدلتا ہے

تقدیس کو لیکر بڑھتے ہیں ایمان کو لیکر بڑھتے ہیں
ہم دار و رسن کے دیوانے قرآن کو لے بڑھتے ہیں
کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا نے زمیں پر آسماں سے ہم کو دے مارا

کیا لوگ تھے جو راہِ وفا سے گذر گئے
جی چاہتا ہے کہ نقش قدم چومتا چلوں

☆☆☆





Near Office Mazahir Uloom (Waqf)
Saharanpur-247001 (U.P.) India
Mobile No.: 9639662257/ 9997378094